SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Wednesday, July 19, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at six of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Qyuran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا
مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا
حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ
لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ
وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۖ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾

ترجمہ: اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں کہ مال زکواۃ بانٹنے میں تجھ پر عیب لگاتے ہیں (کہ تو لوگوں کی رعایت کرتا ہے) پھر حالت ان کی یہ ہے کہ اگر انہیں اس میں سے دیا جائے، تو خوش ہو جائیں، نہ دیا جائے تو بس اچانک بگڑ بیٹھیں ۵۸ ۔ اور (کیا اچھا ہوتا) اگر ایسا ہوتا کہ جو کچھ اللہ اور رسول نے انہیں دے دیا، اس پر رضامند ہو جاتے اور کہتے ہمارے لیے اللہ بس کرتا ہے۔ اللہ اپنے فضل سے ہمیں (بہت کچھ) عطا فرمائے گا اور اس کا رسول بھی (عطا و بخشش میں کمی کرنے والا نہیں) ہمارے لیے تو بس اللہ ہی غایت و مقصود ہے ۵۹ ۔ صدقہ[۲۵] کا مال (یعنی مال زکواۃ) تو اور کسی کے لیے نہیں ہے۔ صرف فقیروں کے لیے ہے مسکینوں کے لیے ہے۔ اور ان کے لیے، جو اس کی وصولی کے کام پر مقرر کئے جائیں۔ اور وہ کہ ان کے دلوں میں (کلمہ حق) کی الفت پیدا کرنی ہے۔ اور وہ کہ انکی گردنیں (غلامی کی زنجیروں میں) جکڑی ہیں (اور انہیں آزاد کرانا ہے۔ نیز قرض داروں کیلئے (جو قرض کے بوجھ سے دب گئے ہوں، اور ادا کرنے کی طاقت نہ رکھیں) اور اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے لیے اور ان تمام کاموں کے لیے، جو مثل جہاد کے اعلائے کلمہ حق کے لیے ہوں) اور مسافروں کے لیے (جو اپنے گھر نہ پہنچ سکتے ہوں اور مفلسی کی حالت میں پڑ گئے ہوں۔ یہ اللہ کی طرف سے ٹھہرائی ہوئی بات ہے اور ا(للہ) (سب کچھ) جاننے والا (اپنے تمام حکموں میں) حکمت رکھنے والا ہے! ۶۰

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Wednesday, July 19, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at six of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Qyuran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا
مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا
حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ
لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ﴿٦٠﴾

ترجمہ: اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں کہ مال زکواۃ بانٹنے میں تجھ پر عیب لگاتے ہیں (کہ تو لوگوں کی رعایت
کرتا ہے) پھر حالت ان کی یہ ہے کہ اگر انہیں اس میں سے دیا جائے، تو خوش ہو جائیں، نہ دیا جائے تو بس
اچانک بگڑ بیٹھیں ۵۸ ۔ اور کیا اچھا ہوتا) اگر ایسا ہوتا کہ جو کچھ اللہ اور رسول نے انہیں دے دیا، اس
پر رضامند ہو جاتے اور کہتے ہمارے لیے اللہ بس کرتا ہے۔ اللہ اپنے فضل سے ہمیں (بہت کچھ) عطا
فرمائے گا اور اس کا رسول بھی (عطا و بخشش میں کمی کرنے والا نہیں) ہمارے لیے تو بس اللہ ہی غایت و
مقصود ہے ۵۹ ۔ صدقہ[۲۵] کا مال (یعنی مالِ زکواۃ) تو اور کسی کے لیے نہیں ہے۔ صرف فقیروں کے لیے ہے
مسکینوں کے لیے ہے۔ اور ان کے لیے، جو اس کی وصولی کے کام پر مقرر کئے جائیں ۔ اور وہ کہ ان کے دلوں
میں (کلمہ حق) کی الفت پیدا کرنی ہے ۔ اور وہ کہ انکی گردنیں (غلامی کی زنجیروں میں) جکڑی ہیں (اور انہیں آزاد کرانا ہے۔
نیز قرض داروں کیلئے (جو قرض کے بوجھ سے دب گئے ہوں، اور ادا کرنے کی طاقت نہ رکھیں) اور اللہ کی راہ میں (یعنی
جہاد کے لیے اور ان تمام کاموں کے لیے، جو مثلِ جہاد کے اعلائے کلمہ حق کے لیے ہوں) اور مسافروں کے لیے (جو اپنے
گھر نہ پہنچ سکتے ہوں اور مفلسی کی حالت میں پڑ گئے ہوں۔ یہ اللہ کی طرف سے ٹھہرائی ہوئی بات ہے اور اللہ
(سب کچھ) جاننے والا (اپنے تمام حکموں میں) حکمت رکھنے والا ہے! ۶۰

جناب چیئرمین : جزاک اللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question Hour.

Question No. 94

FEDERAL PUBLIC SERVICE COMMISSION

94. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state number of meetings of the FPSC held, and cases considered, interviewed, final recommendations/appointments made during the period from January to November, 1988 and December 1988 to June 1989, separately in each case ?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem (read by Dr. Sher Afgan Khan Niazi): January, 1988 to November, 1988.

(a) Direct Recruitment Cases :

(i) No. of meetings held	360
(ii) No. of cases considered	206
(iii) No. of candidates interviewed	6,463
(iv) No. of candidates recommended	388

(b) C.S.S., 1987:

(i) No. of meetings held	70
(ii) No. of cases considered	1
(iii) No. of candidates interviewed	676
(iv) No. of candidates recommended	127

DECEMBER, 1988 to JUNE, 1989

(a) Direct Recruitment Cases :

(i) No. of meetings held	186
(ii) No. of cases considered	88*
(iii) No. of candidates interviewed	2,739*
(iv) No. of candidates recommended	181

(b) C.S.S., 1988 :

(i) No. of meetings held	38
(ii) No. of cases considered	1
(iii) No. of candidates	358**

* Interviews in most of cases were conducted before 30th November, 1988 and were finalized after December, 1988 due to ban on Recruitment.

** The interviews of 366 C.S.S. candidates are in progress.

N.B. - The Government imposed ban on recruitment in December, 1988 and lifted it on 22nd April, 1989.

پروفیسر خورشید احمد: سپلیمنٹری۔ جناب والا! یہ سوال تھا تو اس اہمیت کا حامل کہ اسکا جواب پڑھ کر سنایا جاتا تاکہ سب کو پوری طرح معلوم ہو جاتا کہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی meetings جنوری 88ء سے نومبر 88ء تک، اور پھر دسمبر 88 سے جون 89 تک، کتنی ہوئی ہیں؟ اور انکے through appointments کی کیا پوزیشن ہے اس لیے کہ اس ملک کے دستور کے تحت گریڈ 16 سے اوپر کی جتنی بھی تقرریاں ہیں ان تمام کو فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے تحت ہونا چاہیے۔ اور اگر آپ یہ extract جس میں کہ number of cases considered and number of candidates interviewed. کی تفصیل پڑھ لیں تو نیچے لکھا ہوا ہے کہ interviews in most cases were conducted before 30th November, 1988 and were finalized after December, 1988 due to ban on recruitment.

اس سے جو مسئلہ پیدا ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ اس ملک میں سول سروسز کے لیے جو دستوری ادارہ ہے فیڈرل پبلک سروس کمیشن، وہ معطل ہو کے رہ گیا ہے اور appointments اس کے مقابلے میں وزیر اعظم کے پلیسمنٹ بیورو سے ہو رہی ہیں جنہوں نے پوری سروسز کو politicise کر دیا ہے۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کیا اس ایوان کو یہ بتائے گی کہ آخر کیا وجہ ہے کہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کو جو اس ملک میں اعلیٰ سول ملازمتوں کو فراہم کرنے کا، اسکرین کرنے کا، لوگوں کو موقع دینے کا مجاز ادارہ ہے وہ ایڈورٹائیز کرتے ہیں، Examination hold کرتے ہیں اور پھر میرٹ کی بنیاد پر supposedly اس ملک میں services conduct کی جاتی ہیں سیاسی رشوت یا سیاسی نوازش کی بنیاد پر نہیں۔ تو یہ بڑا بنیادی سوال تھا اور اس جواب سے یہ بات کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی کیا پوزیشن ہے کیوں اسکو عضوِ معطل بنا دیا گیا ہے۔ اور

کیا یہ دستور کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ کیا یہ اس ملک کے عام انسانوں کے ساتھ، سر دست کے ساتھ صریح ناانصافی نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! بنیادی طور پر یہ ایک سوال نہیں ہے بلکہ تقریر ہے سوال کا وضاحت سے جواب دیا گیا ہے....

جناب چیئرمین: جی انہوں نے سوال یہ کیا ہے کہ کیا اس سے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کو معطل نہیں کر دیا گیا اس کا جواب دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس سے معطل نہیں ہوا بلکہ 22/ مارچ تک چونکہ وہ ریکروٹمنٹ پہ ban رہا ہے۔ Ministries and Divisions appointment کرتے ہیں کمشن والے consider کر کے cases بھیجتے ہیں۔ appointment is bascially made by the Ministries and Divisions. This is the law.

اب اس سے کسی نے deviate نہیں کیا بلکہ بنیادی طور پر اگر آپ ملاحظہ فرمائیں۔ معزز سینیٹر یہ سوال فرماتے ہیں کہ یہ 360 میٹنگز کیسے ہوگئیں جنوری سے نومبر تک پبلک سروس کمیشن نے کی ہیں اور نیچے ایک اور جگہ بھی ہے number of meetings held : 186 تو گویا یہ پوری طرح سے کام کر رہا ہے آپ بھی جانتے ہیں کہ 88ء میں کچھ عرصہ انتخابات رہے ہیں transfer of power رہی سب کچھ رہا اور اس دوران میں یہ صورتحال آپ کے سامنے ہے اس کے باوجود بھی فیڈرل سروس کمیشن پوری طرح سے کام کرتا رہا اور اس نے proposals منسٹریز کو بھیجی ہیں۔ باقاعدہ تقرریاں ہوگئیں دو سی ایس ایس کے امتحانات ہوئے ہیں ایک 87ء میں، ایک 88ء میں؛ اس پر بھی تمام امیدواروں کا انہوں نے انٹرویو کیا ہے۔ اور یہاں تک کہ انہوں نے 1988 میں 63 تا 64 امیدواروں کے انٹرویو کیے۔ 1969 میں 12739 اسکے وہ ایک سے زائد تمام Examination جو سی۔ ایس۔ ایس کا تھا اسکا انہوں نے بتایا ہے تو یہ کیسے معطل تھا بلکہ

It was working more efficiently. There was no hindrance. Nothing of the sort which has been claimed by the honourable Senator.

Mr. Chairman: Any other supplementary.

Mr. Shad Muhammad Khan: Is it a fact, Sir, that the candidates on adhoc basis and interviewed by the Federal Public Service Commission, are going to be terminated as envisaged in the Placement Bureau's letter issued by Mr. Nasirrullah Baber.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: repeat فرمائیں جی کیا کہا۔

جناب چیئرمین: آپ ذرا اردو میں بتا دیں جی۔

جناب شاد محمد خان: جناب کیا یہ درست ہے کہ وہ ملازمین جو ایڈھاک بیسز پر ریکروٹ ہوئے اور جن کے انٹرویو بھی پبلک سروس کمیشن نے کیئے ان کی سروسز terminate ہو رہی ہیں؟ کیونکہ Placement Bureau سے نصیر اللہ بابر نے ایک چھٹی جاری کی ہے کہ ایسے لوگوں کو مزید توسیع نہ دی جائے۔ فیڈرل سروس کمیشن کی ریکمنڈیشن کے باوجود آپ ان کو terminate کر رہے ہیں کیا یہ درست ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ بات غلط ہے۔

جناب چیئرمین: نصیر اللہ بابر صاحب کی چھٹی غلط ہے یا ان کا بیان غلط ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ بات غلط ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: اگر جناب وزیر صاحب مجھے اجازت دیں میں سوال تو ایک دوسرا بھی کر رہا تھا لیکن یہ سوال بھی ساتھ ہی ساتھ ان کے سامنے آجائے کہ جو خط ہے، جس کا ذکر ابھی کیا گیا ہے اس خط کے الفاظ جناب والا! یہ ہیں۔

"The recommendations made by the Federal Public Service Commission for appointments against the vacant posts in PBS-16 and above will not be entertained by the Ministries/Divisions unless the posts have been advertised afresh by the Federal Public Service Commission. This will give a fair opportunity to candidates already with the Federal Public Service Commission and fresh candidates applying to the Prime Minister to compete together in the selection process. However, the post against which nominations have already been made by the Placement Bureau, their selection process by the Federal Public Service Commission

[Prof. Khurshid Ahmed]

will be kept pending till November 1989. The period of ad hoc appointments that were made during the past regime and not regularized within the stipulated period should in no case be extended and such appointments by terminated immediately on expiry of the said period."

جناب والا! اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ جتنے کیسز پبلک سروس کمیشن کے سامنے ہیں جو انہوں نے ایگزامن کر لیئے ہیں انٹرویو بھی کر لیے ہیں ان تمام کو روک دیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ دوبارہ ایڈورٹائز کرو۔ جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ گورنمنٹ سروس میں ایج کا بھی بہت بڑا consideration ہوتا ہے اور ایک شخص جس نے اس وقت اپلائی کیا تھا۔ سال بھر لگا اس کے کیس کو ایگزامن کرنے میں، انٹرویو کرنے میں اب وہ afresh apply کرے گا صرف اس بنیاد پر کہ پرائم منسٹر صاحبہ یہ چاہتی ہیں کہ سیاسی بنیادوں پر کچھ اور لوگوں کو بھی موقع دیا جائے۔ ٹھیک ہے ہر شخص کو حق ہے۔ پیپلز پارٹی کے لوگوں کا بھی حق ہے لیکن وہ آئیں اور apply کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ نے تو deny کیا ہے کہ چھٹی کوئی نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: میں facts پیش کر رہا ہوں۔ یہ خط موجود ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: جو چھٹی یہ پڑھ رہے ہیں وہ تو خود ان کے خلاف جاتی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: خلاف یا حق میں ہونے کا فیصلہ خود قوم کرے گی۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب one minute please ڈاکٹر صاحب یہاں خلاف یا حق کی بات نہیں ہے۔

(مداخلت)

Please Doctor Sahib listen to me. When there is some body speaking from the chair you are not interfere.

میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ نے تو انکار کیا ہے کہ چھٹی کوئی نہیں۔ وہ چٹھی کا حوالہ دے رہے ہیں یہ کاپی ہے۔ آپ یہ چھٹی لے لیں اور پھر جواب دیں کہ چھٹی ہے بھی کہ نہیں ہے۔

اگر آپ چھٹی سے انکار کر رہے ہیں تو پھر اس کا کیا ہو گا۔ تو یہ ان کو دے دیں۔ پہلے چھٹی دیکھ
لیں تاکہ جب وہ آپ سے سوال پوچھیں تو آپ چھٹی کے حوالے سے جواب دے سکیں کہ چھٹی ہے بھی
کہ نہیں۔ اگر نہیں ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ چھٹی غلط ہے۔ ختم ہو گئی بات۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی : جناب والا! یہ چھٹی غیر متعلقہ ہے۔ جو بات وہ کر رہے
ہیں

(مداخلت)

جناب چیئرمین : (پروفیسر خورشید احمد سے مخاطب ہو کر) یہ آپ چھٹی پہلے ان کو دے دیں

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی : وہ سوال کریں

(مداخلت)

Mr. Chairman: O.K. I will take it tomorrow. I think I will take it tomorrow. It is a fair suggestion.

اس چھٹی کو آپ دیکھ لیں۔

And we will take up this question tomorrow.

(Interruptions)

Professor Sahib, we will defer this question and we will take it up tomorrow.

پروفیسر خورشید احمد : اچھا جی ٹھیک ہے اسے کل لے لیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی : یہ unconcerned ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : بالکل related ہے جناب۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی : بالکل unconcerned ہے۔ آپ نیا سوال دے دیں

Mr. Chairman: We will take it up tomorrow. Next Question No. 95 - Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui.

PIA SERVICE ON DOMESTIC ROUTES

95. * **Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) the proposed plan to expand PIA service on various domestic routes ; and

[Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui]

(b) the plan to run additional flights between Karachi-Islamabad to cater to growing air traffic on this route?

Col. (Retd) Ghulam Sarwar Cheema: (read by Dr. Sher Afgan Khan Niazi): (a)

(I) **Expansion on Existing Routes.** - PIA have recently expanded services on the following domestic routes :-

(i) Islamabad-Faisalabad-Islamabad. - From 26th March, 1989, PIA increased its frequency from 10 to 11 flights per week on this sector.

(ii) Karachi-Sindhri-Karachi.-From 3rd October, 1988 PIA started two Fokker flights per week between Karachi & Sindhri instead of thrice weekly flights by Twin Otter. With this, the seating capacity increased from 50 to 80 per week on this sector.

(iii) Karachi-Islamabad-Karachi. - PIA increased its frequency from 37 to 44 flights per week with effect from May, 1989.

(iv) Lahore-Islamabad-Lahore. - Frequency has been increased from 45 to 46 flights per week with effect from May, 1989.

(v) Karachi-Quetta-Islamabad-Quetta-Karachi. - With effect from 30th October, 1988, flights increased from 5 to 6 per week.

(vi) Karachi-Hyderabad-Karachi. - There was no same day return flight from Hyderabad to Karachi. This is now available with effect from March, 1989.

(vii) Karachi-Hyderabad-Lahore-Islamabad. - With effect from 26th March, 1989, three weekly F-27 flights have been introduced on this sector. There was no such service before.

(II) **Addition of New Routes.** - PIA plans to start services to the folowing new domestic stations. Dalbandin, Parachinar, Rahimyar Khan, Mirpur and Ormara.

(b) Seat utilization of PIA flights on the Karachi-Islamabad sector does not warrant any increase in the frequency of flights on this sector for the time being.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: The honourable Minister to my question relating to routes between Karachi and Islamabad without any facts and figures and without any proof has denied that the passenger load has not justified to increase it. We have every day experience and we can't get a seat even for weeks together. When coming from Karachi or going back we have to make a special request and even the Member of Parliament are facing this difficulty. There are only three direct flights one is at 7.00 O'clock in the morning, the other is at 4.00 O'clock in the evening and the third one is at about 11.30 or 12.00 p.m., which is known as night coach. The Minister should have given us the load figures as to what are the passengers what are the bookings, how the bookings are registered.

جناب چیئرمین: نہیں وہ should have کی بات تو نہ کریں۔ سوال پوچھیں ناں۔ What is your question?

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Now, I will put the queston. The answer is not only evasive but they want to hide things simply because they are not in a position to give the correct reply. Would the honourable Minister get me all the figures relating to the traffic between Karachi and Islamabad with bookings and how many people are on the waiting list every time ?

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر صاحب یہ تفصیل آپ دے سکیں گے اس وقت؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! وہ اس کے لیے کوئی period بھی بتائیں کہ تفصیل کس عرصے کی چاہیے کتنے مہینے کی ایک سال کی یا دو سال کی جو وہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہاں پر فگرز بہت زیادہ ہیں پروازیں کم ہیں، کیا اس ضمن میں حکومت کوئی اقدامات کر رہی ہے ان کو بڑھانے کے لیے، تو حکومت نے کہا ہے کہ نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ میں آنریبل سینیٹر کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ proportion نکالی گئی ہے کہ جتنی فلائٹس ہیں اتنے مسافر نہیں ہیں سیٹیں بلکہ خالی جاتی ہیں ابھی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ پروازیں بڑھائی جائیں۔

جناب محمد محسن صدیقی: آپ last six months کی فگرز دے دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جہاں تک وہ چاہتے ہیں وہ بتلا دیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Please don't interrupt. آپ بیٹھیں آپ کی باری آئے گی۔ اپنی باری پر سوال پوچھیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: کیا وہ last month کا معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کتنے مسافر آئے کتنی فلائٹیں آئیں ان میں کتنے گئے کتنے آئے اور کتنے رہ گئے۔ جو وہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ مسافر زیادہ ہوتے ہیں سیٹیں کم ہیں اس لحاظ سے پروازیں بڑھائی جائیں۔ تو وہ پیریڈ specify فرمائیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب محسن صدیقی صاحب۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ پچھلے چھ مہینے کی آپ کو فگرز چاہئیں۔

جناب محمد محسن صدیقی: پچھلے چھ مہینے کی۔

جناب چیئرمین: کراچی اسلام آباد سیکٹر کی۔

جناب محمد محسن صدیقی: ڈائریکٹ فلائٹس۔

جناب چیئرمین: کراچی اسلام آباد۔

جناب محمد محسن صدیقی: جی ہاں۔

جناب چیئرمین: جی وہ فرما رہے ہیں کہ پچھلے چھ مہینے کی statistics کراچی اسلام آباد سیکٹر پر کہ کتنے پسنجر آپ نے اٹھائے کتنی فلائٹس ہیں اور کتنا لوڈ ہے کتنی ڈیمانڈ ہے۔ یہ فگرز اگر آپ دے دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! اس میں ایک گزارش عرض کروں گا کہ سینیٹر صاحب کو پتہ ہوگا کہ کچھ پروازیں دوسری قسم کی بھی ہیں۔ جو براستہ لاہور فیصل آباد جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ صرف ڈائریکٹ کا کہہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ڈائریکٹ صرف چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: صرف ڈائریکٹ چاہتے ہیں۔ اسلام آباد کراچی کی ڈائریکٹ فلائٹس پر۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Mr. Chairman, a point of explanation.

Mr. Chairman: Yes, Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Those flights which are via Multan or via Faisalabad or via Sukkur, they are intended

to cater the requirement of the people of that particular station who come to Islamabad, not for Karachi. Nobody would take flight like that, that will take five hours.

جناب چیئرمین: وہ تفصیل پھر مناسب وقت پر دے دیں گے۔

جی بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب والا! اسی سوال کے حوالے سے عرض کر دوں گا کہ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ کافی عرصے سے کوئٹہ جیسا اہم شہر جو صوبے کا واحد شہر ہے اور جہاں سے اکثر لوگ پی۔آئی۔اے سے آتے جاتے ہیں جب کبھی بھی بکنگ کے لیے لوگ جاتے ہیں یہ پبلک شکایت ہے کہ ان کا سسٹم خراب رہتا ہے اور دو دو دن تک لوگوں کو ٹکٹیں نہیں ملتیں۔ کیا جناب وزیر صاحب اس سلسلے میں انکوائری فرمائیں گے؟

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: جناب چیئرمین! اگر ایسی بات ہے تو یقیناً انکوائری ہوگی اور انکوائری کی رپورٹ یہاں معزز ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی جناب۔ ضمنی سوال۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Would the honourable Minister consider opening more counters because what we see, if sometime we go that there is only one counter for cancellation, for reservation and for all these items and even for stickers. The result is that there is a big que every time, then why they can not have a separate counter.

جناب چیئرمین: کہاں پر کراچی میں یا اسلام آباد میں۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Karachi, Islamabad both. If you have ever a chance to go to Islamabad, you will find that there is a que and a man has to wait two to three hours just to get a cancellation or a reservation or a sticker.

Mr. Chairman: Dr. Sahib, are you prepared to consider opening new counters - additional counters?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! میری گزارش بھی سن لیں کہ محترم سینیٹر صاحب کو پتہ ہے کہ ٹریولنگ ایجنٹس کی وساطت سے بھی بکنگ ہوتی ہے تو یہ que والی بات مجھے سمجھ نہیں آئی میں کئی دفعہ کراچی گیا ہوں وہاں مجھے que نظر نہیں آئی، ویسے already بکنگ بڑی آسانی سے ہوتی ہے۔ نیا کاؤنٹر کھولنے کے لیے وہاں مجھے تو کوئی ضرورت نظر نہیں

—

آئی اور ان کو شاید نظر آئی ہو۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Probably he is always jumping the que.

جناب چیئرمین: وہ فرما رہے ہیں کہ ان کا اپنا تجربہ یہ ہے کہ ایڈیشنل کاؤنٹرز کی ضرورت نہیں ہے اور ٹریولنگ ایجنٹس کے ذریعے بھی بکنگ ہو سکتی ہے، جی ڈاکٹر بشارت صاحب۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی: شکریہ جناب چیئرمین! یہ جو وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ رش نہیں ہوتا ہے یہ بات میرے تجربے کے برعکس ہے کیونکہ میں کئی دفعہ لاہور خود ریزرویشن کروانے کے لیے گیا ہوں اور وہاں کم از کم آدھا گھنٹہ، پونا گھنٹہ، ایک گھنٹہ تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر لکھا ہوا ہے۔

PIA plans to start services to the following new domestic stations.

لیکن یہاں پر ٹائم کا کوئی تعین نہیں کیا گیا۔

If he can elaborate and tell us when are these flights going to start. I am particularly interested in Rahimyar Khan, Mirpur and some other stations.

ہمیں یہ اندازہ ہو جائے کہ کب تک یہ شروع ہوں گی۔

جناب چیئرمین: یہ کون سا ہے جی، یہ نمبر دو کراچی، سندھڑی، کراچی۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی: نہیں جی یہ جو نیچے ہے after he has mentioned the flights

Addition of new routes.

Mr. Chairman: PIA plans to start services to the following new domestic stations; Dalbandin, Parachinar, Rahimyar Khan, Mirpur and Ormara.

یہ پوچھ رہے ہیں کہ کوئی وقت آپ specify کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: نہیں اس کے لیے جناب والا! ٹرمینل تیار ہو رہے ہیں اس کے لیے ائرپورٹس پر run ways کے لیے طریقہ کار اختیار کیا جا رہا ہے یہ انشاءاللہ جلد ہوگا یہ تمام construction وغیرہ underway ہے۔ بلکہ رحیم یار خان چالو ہے وہاں پر service جاری ہے تو اسی طریقے سے پارہ چنار میں بھی ہے تو اصل میں قصہ یہ ہے کہ بعض جگہ پر ائرکرافٹس مثلاً بی سیون تھری کہیں لینڈ ہو سکتا ہے کہیں نہیں ہو سکتا اور کہیں Foker service جا رہی ہے تو اس کے لیے Airports میں changes لائی جا رہی

ہیں تاکہ دوسرے قسم کے aircraft بھی accommodate ہو سکیں وہاں پر land ہو سکیں۔ وہ Aircrafts ٹیک آف کر سکیں اور اس کے لیئے equipments چاہیئں modern equipments تاکہ صحیح معنوں میں bad weather میں وہ land کر سکیں یا take off کر سکیں اس طریقہ سے بہت سارا بندوبست کرنا پڑتا ہے تو اس کے لیے کچھ وقت تو ضرور لگے گا۔

جناب چیئرمین: آپ کوئی اندازہ نہیں بتا سکتے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ میرے خیال میں اسی مالی سال کے دوران انشاءاللہ مکمل ہو گا، ضرور ہو گا۔

Mr. Chairman: Any other supplementary question. No, then we go to the next question. Question No. 96.

AFGHAN REFUGEES

96. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for State and Frontier Regions be pleased to state the time schedule by which the Afghan Refugees are likely to return to their home land ?

Malik Waris Khan Afridi: The return of Afghan refugees to their homeland depends upon establishment of a viable government, security of food and safety of life in Afghanistan. Owing to the prevailing uncertain and warlike conditions in Afghanistan, it is not possible at this stage, to forecast the schedule for refugee repatriation to their homeland.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Mr. Chairman, my question was not to give exact time. My question was; what preparations they have made ? I know the problems and I don't say that the Afghan refugees who are our very precious guests should be thrown out. What I mean is that every nation which has a problem prepares a time schedule, a blue print as to what will be the time taken and what will be the expenses involved and how those expenses will be met. It is not possible for Pakistan Government to meet all the expenses. You have to prepare yourself much before time for this. Have they any plan for that ?

جناب چیئرمین: آپ کا سوال ٹائم شیڈول کے بارے میں تھا اس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ جو موجودہ حالات ہیں اس میں وقت کا تعین مشکل ہے یہ یہ مشکلات ہیں اور آپ کا جو دوسرا ضمنی سوال ہے وہ یہ ہے کہ کیا کوئی خرچے کا حساب لگایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: سوال ان کا یہ ہے جی کہ کیا کوئی خرچے کا حساب لگایا گیا اور دوسرا یہ کہ اگر حالات ٹھیک ہو جائیں اس کے بعد کے کوئی پلانز بنائے ہیں کہ اس کے بعد اس طرح اس طرح کام چلے گا۔

ملک وارث خان آفریدی: جناب یہ تو میں آئندہ سیشن میں بتاؤں گا تفصیل سے کہ یہ کیا ہے اور اس کا کیا پروگرام ہے ویسے حکومت پاکستان گزارا الاونس ۳۵۰ روپے فی خاندان دے رہی ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، اور تفصیل کی ضرورت نہیں ہے، وہ کہتے ہیں جی کہ آئندہ وہ تفصیل سے بتا دیں گے، جی شاد محمد خان۔

جناب شاد محمد خان: جناب کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ جب یہ شیڈول بن جائے گا اور یہ لوگ گھروں کو جانے لگیں گے تو ان ملازمین کا کیا حشر ہو گا جو کئی سال سے وہاں ملازمت کر رہے ہیں

ملک وارث خان آفریدی: یہ مسئلہ زیر غور ہے انشاءاللہ ان کے لئے بھی کچھ ضرور کرنا پڑے گا

جناب چیئرمین: اگلا سوال۔

I don't say that the time schedule of actual starting the refugees repatriation but I want the time schedule that you have from the date zero when there is a ceasefire or when the conditions are good, the refugees will be repatriated in three years, four years. This will be the procedure, these will be the resources which would be utilized. I wanted that.

DEFENCE ORIENTED INDUSTRIES

97. *Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) the proposed plan to establish defence oriented industries and expand the existing one to meet the defence requirement of the country ;

(b) the proposed steps for the transfer of defence production technology from abroad ; and

(c) Whether there is any proposal to undertake joint venturre with foreign assistance for the establishment of defence industry ?

Col. (Retd) Ghulam Sarwar Cheema (read by Dr. Sher Afgan Khan Niazi): (a) Defence Production Division is actively engaged

expanding the existing defence oriented industries to meet ne requirement of the country. Organizations like Heavy Rebuild actories, Pakistan Ordnance Factories Wah, Pakistan Aeronautical omplex Kamra, Institute of Optronics and Margalla Electronics ave been entrusted with production of armoured vehicles, weapons mmunition, night vision devices, communication equipment radar ts and coding equipment, F-100 Engines for F-16 aircraft etc.

(b) Whenever possible procurement of equipment is car- ed out, while efforts are made to obtain production technology well. In this respect some friendly countries like China, U.S. d some West European countries have been cooperating.

(c) There is a plan to undertake joint venture for production APC, with a foreign firm, negotiations are under way.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: What is APC ?

جناب چیئرمین: اے پی سی کیا ہوتا ہے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Army Personnel Carrier.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Is the honourable Minister vare that as against the defence production capacity of Pakistan dia has got 120 times more capacity. Even at the time of partition e had no ordnance factory of any nature and India had forty d today the position is that India has got about 270 and we ve hardly 56 and the desparity is so much that a routine reply e this would not satisfy the people and the House. Why are eps not taken? In the whole world defence production is in e private sector, even the most sophisticated equipments that u can imagine are being manufactured, even nuclear one private sector under the control of the government. If the vernment is not capable of having their own resources or their n personnel engaged in this, why not open joint venture and e private sector will bring the joint venture from various countries? y is this step not being taken ?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! یہ ایک عجیب سا سوال ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں سوال صرف اتنا ہے کہ کیا حکومت پرائیویٹ سیکٹر میں ڈیفنس انڈسٹری کے لیے کچھ سوچ رہی ہے، ایسی کوئی چیز زیر غور ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! وہ پہلے جو انہوں نے دو سو گنا اور ۵ سو گ کہا تھا وہ کیا تھا۔

جناب چیئرمین : وہ تمہید ہے اس میں آپ نہ جائیں، سوال صرف اتنا ہے کہ ڈیفنس انڈسٹری کو - پرائیویٹ سیکٹر میں لانے کے لیئے کوئی غور کر رہی ہے۔ یا کرنا چاہتی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : بالکل سوچ رہی ہے اگر معزز رکن جاننا چاہتے ہیں تو میرے پاس وہ چیز موجود ہے وہ یہاں ہاؤس میں نہیں بتلا سکتا اور میں تمام آئیٹم ان کو بتلا دیتا ہوں وہ تشریف لائیں یا میں انہیں کاپی دے دوں گا وہ اپنے تک رکھیں۔

جناب چیئرمین : جو پرائیویٹ سیکٹر میں بن رہی ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : نہیں جناب والا! بات یہ ہے بہت ساری ایسی چیزیں بن رہی ہیں لیکن پرائیویٹ سیکٹر میں ابھی نہیں بن رہیں - یہ پبلک سیکٹر میں بن رہی ہیں اور بہت سارے ایسی آئیٹمز ہیں جو ہم اوپن نہیں کر سکتے - جو حساس ہیں اور وہ ہمارے ملک کا راز ہیں تو اگر وہ ان کی لسٹ لینا چاہتے ہیں جو چیزیں ہماری ضروری ہیں تو وہ آنریبل ہاؤس کے ممبر ہیں - ویسے ہی لے لیں۔

جناب چیئرمین : آپ کا جواب یہ ہے کہ بہت ساری چیزیں بن رہی ہیں۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ کیا پرائیویٹ سیکٹر میں آپ کچھ چیزیں بنانے کے لیے ....

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : بالکل ہو سکتا ہے۔ یہ بہت اچھی تجویز ہے۔ اور اس پر غور ہونا چاہیئے اور حکومت بالکل سوچے گی۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی۔

Any other supplementary question ? No.

Next question, No. 15

PRESCRIBED QUALIFICATIONS FOR THE POST OF AN ASSISTANT

@15. **Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) the educational qualifications prescribed for the post of an Assistant in the Health Department at Islamabad functioning under the administrative control of the Ministry of Interior ; and

(b) the names and qualifications of the Assistants appointed in the Health Department, Islamabad in April, 1984 alongwith the details of their inter-seniority ?

Mr. Aitzaz Ahsan: (a) Graduate.

(b) The names, educational qualification and inter-seniority of the Assistants who joined in 1984 in Health Department, ICT are as under :-

	Name	Educational qualification
1.	Mr. Muhammad Rafique Sulery	Graduate
2.	Mr. Aman Gul Khattak	Graduate

Mr. Chairman: Any supplementary question ? No supplementary question.

Next question No. 25, Prof. Khurshid Ahmed.

ARMY EDUCATION CORPS

*25. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the educational institutions situated in the Cantt/Garrison areas were taken over by the Army Educational Corps in July, 1977 ;

(b) whether it is also a fact that the expenditure on these institutions is being borne by the Ministry of Education ; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the government to transfer the control of these institutions back to the Ministry of Education; if so, when ?

Col. (Retd.) Ghulam Sarwar Cheema (read by Dr. Sher Afgan Khan Niazi): (a) Education institutions situated in Cantt/Garrison areas were taken over by the Army Education Directorate, GHQ on 10th September, 1977.

(b) Yes.

(c) No.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال ۔

پروفیسر خورشید احمد: سپلیمنٹری سے زیادہ یہ ہے کہ وزارت تعلیم کے تحت ان چیزوں کو ہونا چاہیئے اور میرا جو سوال تھا اس میں یہ تجویز بھی پوشیدہ ہے کہ حکومت کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے انہیں دوبارہ منسٹری آف ایجوکیشن کے تحت لایا جائے اور یہی میری نگاہ میں مطالبہ بھی ہے وہاں کے ایجوکیشن کے سٹاف کا۔ اس پر حکومت کو غور کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: نہیں لایا جا سکتا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

Any other question ?

اور کوئی سوال نہیں ہے۔

I think that brings us to the end of the questions.

NARCOTICS CONTROL BOARD

2. **Mr. Muhammad Ishaq Baluch:** Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) the number of persons employed in the Narcotics Control Board from June, 1988 to May, 1989 indicating also their names, father's names, address and place of domicile separately in each case ; and

(b) whether these incumbents were appointed after the posts were duly advertised. If not, the reasons thereof ?

Mr. Aitzaz Ahsan: (a) The information is given in the attached statement.

(b) The posts could not be advertised due to exegencies of work. The persons were however recruited strictly in accordance with the rules.

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF PERSONS APPOINTED IN PAK. NARCOTICS CONTROL BOARD FROM JUNE, 1988 TO MAY, 1989

S. No.	Name of the candidate alongwith Father's name	Home address	Place of domicile	Date of appointment	Remarks
1	2	3	4	5	6
1.	Mr. Mohammad Sheraz, S/o. Mohammad Saleem, Publicity Officer, (BPS-17).	House No. 1094/3, Mohallah Kas, Aziz Bhatti Road, Teh. Nowshera. District, Peshawar.	N.W.F.P.	15-6-1989	
2.	Mr. Zuifiqar Ali Soomro, S/o. Umer Soomro, Group Leader, (BPS-16).	HouseNo. 1845681, Station Road, Nawan Tak Mohallah, Larkana.	Sind.	28-1-1989	
3.	Mr. Shaukat Hussain Jokhio, S/o. Shamsuddin Jokhio, F.I.O., (BPS-11).	Margi Mohallah, Near Plaza Cinema, Shikarpur.	Sind.	24-5-1989	
4.	Mr. Irfan Rashid, S/o. Abdul Rashid, F.I.O., (BPS-11).	89-B, Satellite Town, Rawalpindi.	Punjab.	28-5-1989	
5.	Mr. Inamul Haq, S/o. Sultan Mohammad, F.I.O. (BPS-11).	House No. 136/A, Dhoke Sahan, Near Faizabad, Rawalpindi.	Punjab.	8-9-1988	
6.	Mr. Abdul Kabir, S/o. Abdul Majid, F.I.O., (BPS-11).	House No. 116, St. No. 6, Jinnah-abad Township, Taba Camp, Abbottabad.	N.W.F.P.	15-8-1988	
7.	Mr. Mohammad Iftikhar, S/o. Fazal Din, UDC. (B-7).	Village Rehmatabad, P.O. Partan-wali, Teh. & District, Sialkot.	Punjab.	13-12-1988	

1	2	3	4	5	6
8.	Mr. Rauf Iqbal, S/o. Mohammad Iqbal, LDC, (BPS-5).	Village & P.O. Chhaw Ghazian, Tehsil Samani, District Mirpur, Azad Kashmir.	Azad Kashmir.	13-12-1988	
9.	Gul Mawaz, S/o. Malik Sabir Hussain, LDC, (BPS-5).	Village Rehmatabad, Thana Chhawani, Teh. & District Abbottabad.	N.W.F.P.	13-12-1988	
10.	Ch. Nisar Ahmed, S/o. Ch. Allah Dad, Driver, (BPS-4).	Village & P.O. Bangali Gujar Khan, Tehsil Gujar Khan, District Rawalpindi.	Punjab.	14-9-1988	
11.	Mr. Mohammad Akram, S/o. Mohabat Khan, Driver. (BPS-4).	Qtr. No. 485-C, Aabpara. Islamabad.	N.W.F.P.	14-9-1988	
12.	Mr. Shah Zaman, S/o. Rehan Gul, Driver, (BPS-4).	Village & P.O. Inzari, Mohallah Usmani Khan, Teh. Nowshera, District Peshawar.	N.W.F.P.	28-6-1989	
13.	Sajjad Hussain, S/o. Kala Khan, W/Operator, (BPS-5).	Supply Bazar, Skinderabad Near Maskeen Market, Abbottabad.	N.W.F.P.	3-10-1988	
14.	Amjad Nawaz Khan, S/o. Mohammad Nawaz, W/Operator, (BPS-5).	Sultanabad Colony, Rajana District, Toba Tek Singh.	Punjab.	18-10-1988	
15.	Ghulam Farid, S/o. Mohammad Khan, Constable, (BPS-2).	Quarter No. 4/5-B. St. No. 16, G-7/2, Islamabad.	N.W.F.P.	11-10-1988	
16.	Manzoor, S/o. Ch. Akbar, Orderly, (BPS-1).	C/o. Mir Afzal, Secretary, Interior Bureau, Islamabad.	Azad Kashmir.	3-10-1988	

1	2	3	4	5	6
17.	Mr. Abdul Khaneem, S/o. Yaqeen Shah, Orderly, (BPS-1).	District Kohat, Village Ghulam Banda, Kohat.	N.W.F.P.	21-12-1988	
18.	Mr. Zafar Abbas, S/o. S. Taqvi Shah, Orderly, (BPS-1).	Syed Abid Ali Shah, Cheque-11, Section Officer of AGPR, Islamabad.	Punjab.	3-12-1988	
19.	Agha Sheraz, S/o. Agha Faiz Hamun, Constable. (BPS-2).	8-S, Heraz Road, Union Park, Samanabad, Lahore.	Punjab.	22-8-1988	*Note* : Total 26 persons were appointed from June, 1988 to May, 1989. 14 persons were appointed from June, 1988 to Nov., 1988. The remaining 12 were recruited from December, 1988 to May, 1989
20.	Akbar Ali, S/o. Mukhtar Ali, Constable, (BPS-2).	Chak No. 222/JB, Teh. Jaranwala, District Faisalabad.	Punjab.	22-8-1988	
21.	Manawar Hussain, S/o. Khushal Khan, Constable, (BPS-2).	R/o. Banda Phaghwarian, Abbottabad.	N.W.F.P.	9-8-1988	
22.	Mohd. Akbar, S/o. Mohd. Jan, Constable, (BPS-2	Pir Mohammad Road, Quetta.	Baluchistan.	8-10-1988	
23.	Mohammad, Iqbal, S/o. Haji Mohammad, Constable, (BPS-2).	Sariab Road., Quetta.	Baluchistan.	11-10-1988	
24.	Abedullah Jan, S/o. Sikandar Khan, Constable, (BPS-2).	Faizabad Tin Town, Quetta.	Baluchistan.	8-12-1988	
25.	Mohd. Umer, S/o. Shakoor Khan, Constable, (BPS-2).	Mustang District Kalat.	Baluchistan.	17-12-1988	
26.	Ghazanfar Ahmed, S/o. Bashir Ahmed, Constable, (BPS-2).	Village Kot Karan, Bakhsha, Teh. Deska, Distt. Sialkot.	Punjab.	23-10-1988	

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: جناب مخدوم حمید الدین صاحب نے ناسازی طبع کی بنا پر ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید افتخار علی بخاری صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۸ تا ۱۲ جولائی اجلاس میں شرکت نہ کر سکنے کی وجہ سے ایوان سے ان تاریخوں کے لیئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب ڈاکٹر محبوب الحق بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں اس لیے انہوں نے ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب سلطان علی لاکھانی صاحب بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں اس لیے انہوں نے ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: صاحبزادہ سلطان عبدالمجید نے اپنی علالت کی بنا پر ایوان میں ۸ تا ۱۰ جولائی شرکت نہ کر سکنے پر ایوان سے ان تاریخوں کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: شکریہ! مسٹر محمد علی خاں صاحب جناب جاوید جبار صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ جو مسئلہ زکواۃ اینڈ عشر کے بارے میں زیر غور ہے اس پر وزیر قانون کچھ کہنا چاہ رہے ہیں آج ان کی طبیعت اچھی نہیں ہے وہ کل ایوان میں تشریف لا سکیں گے اس کو کل لے لیا جائے۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب محمد علی خان: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے ۔

We will take it up tomorrow.

PRIVILEGE MOTIONS

Mr. Chairman: Now, we take up the next privilege motion. This privilege motion No. 3 by Mr. Shad Muhammad Khan.

(i) RE: INCORRECT INFORMATION GIVEN BY A MINISTER IN REPLY TO A QUESTION

Mr. Shad Muhammad Khan: Mr. Chairman, in reply to my question No. 11 which was tabled and treated to be as read on 22-5-1989 regarding the recruitment in Karachi Port Trust, the Minister has given the details of incumbents in Grade 17 to 21 in Annexure-A. While in para (b) of question, it has been categorically stated that the quota at the time of recruitment was strictly observed. While going through the Annexure, it is quite evident that the quota has not been observed. This mis-statement of facts has clearly infringed my privilege as a Member of the Senate in particular and that of the Senate in general. So, I will request Sir, that the privilege motion be admitted and entrusted to the Privileges Committee to examine and redress the grievances of the federating units adversely affected.

Mr. Chairman: Is it being opposed ?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Opposed.

جناب چیئرمین! نہ صرف اپوز کرتا ہوں بلکہ بنیادی طور پر اسے بطور پریویلج موشن لایا ہی نہیں جا سکتا ۔

Mr. Chairman: First you sit down, please.

Let him make a short statement. Yes, please.

جناب شاد محمد خاں : جناب والا! جواب کے پہلے حصے میں ہے کہ گزارش۔ اس وقت میرے پاس نہیں ہیں بدقسمتی سے کہیں وہ لیس وبیش ہوگئے ہیں. بہرکیف اس سوال کے جواب میں پنجاب کے ساتھ بھی سراسر زیادتی ہوئی ہے ۔ پنجاب کا کوٹہ ۵۶ فیصد بنتا ہے جو نہیں دیا گیا سندھ اربن اور رورل میں تقریباً majority posts ۲۸۰ میں سے تقریباً ۱۲۶ آسامیاں سندھ کو دی گئی ہیں صوبہ سرحد کا کوٹہ ۲۸۰ میں سے ۲۴ بنتا تھا اس میں صرف صوبہ سرحد کو ۲ اپوسٹیں دی

گئی ہیں اور بلوچستان کو ۵ دی گئی ہیں لہٰذا کوٹہ کا لحاظ نہیں رکھا گیا لیکن پیرا (بی) میں انہوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ ریکروٹمنٹ میں کوٹہ کا لحاظ رکھا جاتا ہے لہٰذا اس clearly mis-statement of facts کی بنا پر اور violation of quota کی بنا پر میں عرض کروں گا کہ اس کا تدارک کیا جائے اور یہ موشن Privileges Committee کے سپرد کی جائے تاکہ وہ تحقیقات کر کے اس کا ازالہ کر سکے۔

جناب چیئرمین: جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب بنیادی طور پر ایک نکتے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جس وقت بنیادی ریکروٹمنٹ ہوتی ہے اس وقت کوٹے کا خیال رکھا جاتا ہے جب بات آگے بڑھتی ہے۔ vacancies ہوتی ہیں تو ریگولر پروموشن ہوتی ہے وہاں پر کوٹہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا اس وجہ سے بعض اوقات disproportion ہو جاتی ہے لیکن یہاں پر اس ضمن میں بھی وہ بات نہیں ہے ۷۳ء میں کوٹے کا قانون بنا اس سے پہلے کی جو اپوائنٹمنٹس آ رہی تھیں ان کے اندر تضادات تھے اب اس کو ختم کرتے کرتے کچھ نہ کچھ حد تک disproportion باقی رہی لیکن وہاں پروموشن کا عنصر اس میں داخل ہو گیا جس کی وجہ سے معزز اراکین سینیٹ کو یہ محسوس ہوا کہ کوٹے کا لحاظ نہیں رکھا گیا اب دوسرا نکتہ میرا یہ ہے کہ بنیادی طور پر اس کو پریویلج موشن کی شکل میں لایا ہی نہیں جا سکتا اس کے لئے پارلیمانی روایات میں خاص طریقہ کار موجود ہے میں جناب کی توجہ ایم این کول کی Practice and Procedure of Parliament میں ایک خاص باب رکھا گیا ہے اور اس کا ہیڈنگ ہے

Statements to correct inaccuracies, at page 340, which says:

"When a Minister finds that an incorrect information has been given to the House by him in answer to a starred/unstarred short notice question or a supplementary question, for during a debate, he may make a statement or lay it on the Table correcting his earlier reply or information. The Minister has to give to the Secretary-General an advance notice of his intention and to furnish a copy of the proposed statement for information of the Speaker.

A member is also at liberty to point out any mistake or inaccuracy in a statement made by a Minister or any other member but he has to write to the Speaker seeking his permission to raise the matter in the House....."

اب آپ ملاحظہ فرمائیں تو نیچے فٹ نوٹ میں ڈائریکشن لکھی ہوئی ہے اس کے ساتھ رول ہے۔ ہمارے رولز اینڈ پروسیجر ۸۸ء میں بنائے گئے ہیں اس میں آپ نے ڈائریکشن incorporate نہیں کی اگر یہ صورت حال پیدا ہو جائے اس کے لیے ایک باقاعدہ ڈائریکشن وہاں incorporate ہونی چاہیئے تھی ایسی inaccuracies کو correct کرنے کے لیے بصورت دیگر اس کو پریویلیج موشن کی شکل میں لایا ہی نہیں جا سکتا ان کو باقاعدہ ایک خاص طریق کار کے تحت نوٹس دینا چاہیئے تھا۔ اسے پریویلیج موشن کے طریقہ کار کے تحت نہیں آنا چاہیئے تھا۔ یہ بات clear-cut اس سارے پیراگراف میں لکھی ہوئی ہے، اگر آپ اسے دیکھیں تو محسوس ہوتا ہے کہ اس کو کیسے ڈیل کیا جا سکتا ہے اس قسم کی صورت حال میں پھر ایک ingredient اور ہے کہ جب ہاؤس میں اس کا نوٹس لایا جائے گا correction کے لیے، تو with the consent of the Minister ہو گا اور اس کے ساتھ، تعاون کرنا ہو گا اور اس کو ممبر کے ساتھ [illegible]ن کرنا ہو گا اور پھر اگر نوٹس لایا جائے گا تو correction ہاؤس میں اس طریقہ کار کے تحت ہو گی اور اس کے لیے Rules of Procedure میں direction موجود ہونی چاہیئے جو ہمارے رولز آف پروسیجر میں نہیں۔ لہذا میری یہ استدعا ہے کہ اگر یہ inaccurate ہوتا تب بھی

in any form could not be brought on the floor of this House because the basic law is missing to bring it on the floor of the House. To bring it in the form of a privilege motion, it is just to insult the Rules of Procedure concerning the question of privilege or othe motion. This is my humble submission.

جناب چیئرمین: آپ کچھ مزید کہنا چاہتے ہیں۔

جناب شاد محمد خان: جناب مجھے اس بات کے کہنے کی permission دی جائے کہ واقعی زیادتی ہوئی ہے، recruitment in the allotted quota, کی violation ہوئی ہے۔ آئندہ کے لیے ایسا نہیں ہو گا۔ میں تو مصر ہوں کہ infringement ہوئی ہے کوٹہ violate ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ کوئی infringement نہیں ہوئی ہے۔

جناب شاد محمد خان: اور جو پہلے ہوئی ہے اس کی تلافی کی جائے گی میں تو سمجھتا ہوں کہ violation ہوئی ہے، لوگوں کے ساتھ ظلم ہوا ہے infringement ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ تو کہہ رہے ہیں کوئی violation نہیں ہوئی ہے وہ فرما رہے ہیں کہ دو چیزیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ کوٹہ کے رولز ۱۹۷۳ میں آئے ہیں، اور کچھ recruitment اس سے پہلے کی ہے دوسری بات یہ ہے کہ وہ فرما رہے ہیں کہ کوٹہ کے رولز جو ہیں، وہ initial recruitment کے وقت ملحوظ خاطر رکھے جاتے ہیں اور پھر بعد میں جو promotions ہوتی ہیں تو ان میں کچھ imbalance آ جاتا ہے، تو اس طرح کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے۔ تیسری بات وہ قانونی کر رہے ہیں کہ قانونی لحاظ سے یہ privilege motion نہیں بنتی ہے، ان حالات میں کیا اس کو آپ پریس کرنا پسند فرمائیں گے۔

Mr. Shad Muhammad Khan: I do not press it.

Mr. Chairman: Not pressed. We go to the next privilege motion Nos. 6, 8 and 14. These are regarding Externment Order of Senator Fasihuddin Vardag from NWFP. Yes Mr. Muhammad Tariq Chaudhry.

(ii) RE: EXTERNMENT ORDER OF A SENATOR FROM NWFP MADE BY THE PROVINCIAL GOVERNMENT

جناب محمد طارق چوہدری: شکریہ جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمان الرحیم، میں تحریک کرتا ہوں کہ اس ایوان کے ایک رکن، فصیح الدین وردگ کو ذاتی وجوہ کی بنا پر صوبہ بدر کر کے نہ صرف اس کے بنیادی حق کی نفی کی گئی ہے بلکہ اس اقدام سے اس ایوان کا وقار اور استحقاق بھی مجروح کیا گیا ہے، لہذا یہ معزز ایوان فوری طور پر اس کارروائی کا نوٹس لیتے ہوئے میری تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کرے۔

جناب چیئرمین: جناب احمد میاں سومرو صاحب، (وہ موجود نہیں ہیں)۔ جناب آصف فصیح الدین وردگ صاحب (وہ بھی موجود نہیں ہیں)

Is it being opposed ?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Yes, Sir.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میں نے دراصل اس موضوع پر ایڈجرنمنٹ موشن دی تھی اور اس سے پہلے جب بھی ہم نے ایسے معاملات کو لیا ہے تو سب کو ایک ساتھ لے لیا ہے اگر آپ اجازت دیں تو اس مرتبہ بھی اس کو ساتھ ہی لے لیا جائے۔

جناب چیئرمین: ویسے دونوں کی کنڈیشنز مختلف ہوتی ہیں، ان دونوں کو کلب کرنا چاہیں تو ایسا کر تو سکتے ہیں۔

but the conditions of admissibility are quite different in the two cases.

یعنی اس کے لیے کنڈیشنز اور ہوں گی اور اس کے لیے اور ہوں گی اس پر آپ سوچ لیں۔

Actually I would like to take it up, unless Mr. Asif Fasihuddin Vardag for some reasons does not want to press it or does not want to delegate his powers to somebody else. I think, it will be appropriate to take it up when he is present in the House. So, I think we will defer it and take it when he is present in the House.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: سر! آپ مجھے اجازت دیں تو عرض کروں گا کہ اگر آپ clubing کریں گے تو

It will not be permissible under the Rules of Procedure.

جناب چیئرمین: میں نے ڈاکٹر صاحب کچھ نہیں کیا clubing نہیں کر رہا ہوں، میں نے کہا ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے اگر آپ کو اعتراض نہ ہو، اگر آپ کو اعتراض ہے تو نہیں کرتے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: سر! مجھے نہیں، بلکہ رولز آف پروسیجر کو اعتراض ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے تو اسی لیے کہا ہے اور یہی میں خود کہہ رہا ہوں

So, we will take it up when Mr. Vardag is present.

Mr. Chairman:

Next privilege motion. There are three privilege motions - one by Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir No. 12, No. 13 by Mr. Salim Saifullah Khan and No. 17 by Brig. (Retd) Abdul Qayum. These are regarding the statement made by Mr. Hakim Ali Zardari, Chairman of the Public Accounts Committee levelling allegation of personal nature against the movers.

جناب چیئرمین : جنرل سعید قادر صاحب (وہ موجود نہیں ہیں) سلیم سیف اللہ صاحب آپ فرما دیجئیے، لیکن آپ سے پہلے بریگیڈیئر قیوم صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

Brig. (Retd) Abdul Qayum Khan: Sir, mine is not against the remarks made by Mr. Hakim Ali Zardari. It is against the press reports.

Mr. Chairman: So, it is a separate motion.

Brig. (Retd) Abdul Qayum: Yes, Sir.

Mr. Chairman: O.K. Then, we will take it up separately. Yes, Mr. Salim Saifullah Khan.

(iii) RE: STATEMENT MADE BY CHAIRMAN, P.A.C. LEVELLING ALLEGATIONS OF PERSONAL NATURE AGAINST MEMBERS

Mr. Salim Saifullah Khan: Mr. Chairman, I beg to move that my privilege has been breached due to the statement of Mr. Hakim Ali Zardari appearing in Daily 'MUSLIM' of 2nd July, 1989, whereby it has been purported that I have taken loans totalling over Rs. 27 crores. This malicious insinuation has been made to malign me and to lower my prestige and image in the eyes of the public. Such slanderous accusations against the Opposition members of the parliament has lowered the prestige of the entire Senate. I, therefore, submit, Sir, that the privilege motion may kindly be admitted and sent to the Privileges Committee.

Mr. Chairman: Is it being opposed ?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Yes, Sir.

Mr. Chairman: Yes Mr. Salim Saifullah Khan.

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب چیئرمین صاحب! میں صرف آپ کے چند منٹ لوں گا۔ اس خبر کا میرے خیال میں اس ایوان کے معزز ممبروں کو علم ہو گا جس میں پارلیمنٹ کے اپوزیشن کے ممبروں کے بارے میں اعداد و شمار پیش کر کے بتایا گیا ہے کہ انہوں نے قرضے لیے

ہیں۔ اس کے لئے اس قسم کی پریس کانفرنس کا انتظام کیا ہے یا خبر بنائی گئی جس سے پاکستان کی عوام کو یہ تاثر دیا گیا کہ ان لوگوں نے قومی خزانہ کی کوئی لوٹ مار کی ہے۔

جناب والا! میں سب سے پہلے یہ گزارش کروں گا کہ میں اس اعداد و شمار کو چیلنج کرتا ہوں اور اسی بنیاد پر میں سمجھتا ہوں کہ اس موشن کو ایڈمٹ کر کے تحریک استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجی جائے تاکہ ثابت ہو کہ آیا میں نے کتنا قرضہ لیا ہے اور کن کن بنکوں سے لیا ہے اس کے علاوہ جناب چیئرمین میں یہ بھی عرض کروں گا کہ under the Banking Laws چیئرمین پبلک اکاونٹس کمیٹی نے قانون یا بنکنگ لاز کی خلاف ورزی کی ہے کیونکہ جب میں نے بنک سے رجوع کیا کہ آیا یہ فگرز آپ نے جناب چیئرمین پبلک اکاونٹس کمیٹی کو دی ہیں تو انہوں نے کہا کہ جی ہم نے تو یہ فگرز ان کو نہیں دی ہیں ہم نے تو یہ فگرز وزارت خزانہ کو بھیجی تھیں اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے زرداری صاحب کو یہ فگرز دی ہوں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے نہ صرف میرا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ قانون کی بھی خلاف ورزی کی گئی ہے کہ Banking Laws جس میں Secrecy Act شامل ہے، اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہ اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ آپ آج کل اخبار پڑھیں تو اس میں headlines یہ ہوتی ہیں کہ پرائم منسٹر صاحبہ امریکہ گئی ہیں، اور وہاں سے بے شمار دولت لے آئی ہیں برطانیہ گئی ہیں وہاں سے پچیس بلین ڈالر کا قرضہ پاکستان کو ملا ہے فلاں ملک سے اتنا بڑا قرضہ پاکستان کے لیے لیا ہے تو اگر آپ ایک پورے ملک کو قرضے کے بغیر نہیں چلا سکتے لیکن اگر کوئی کاروبار کر رہا ہے تو وہ کیسے کر سکتا ہے میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میرے خاندان نے صوبہ سرحد میں صنعتی میدان میں، عوام کی خدمت کی ہے۔ ہم نے پشاور کوہاٹ، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان جیسے پسماندہ علاقوں میں کارخانے لگائے ہیں۔ کیا یہ جرم کیا ہے؟ کیا حکومت وقت ہر روز بیان نہیں دیتی ہے کہ ہمیں قرضوں کی ضرورت ہے، قرضے لینا، کیا کوئی اتنا بڑا جرم ہے کہ اسے اس قسم کی خبر بنا کر پیش کیا جائے کہ ہم جو ہیں گویا کوئی چور اور ڈاکو ہیں جو یہاں پر آئے ہوئے ہیں، میری جناب والا! یہ گزارش ہے کہ حکومت وقت کو احتساب کرنا چاہیئے۔

میری اس وقت جناب والا! آپ سے یہ گزارش ہے اور میں خود احتساب کے حق میں ہوں آپ ضرور احتساب کیجئے یہ بد قسمتی رہی ہے کہ کبھی کا احتساب نہیں ہوا ہے۔ لیکن یہ ہم پڑھتے ہیں کہ ہیروئن کے خلاف، ڈیلروں کے خلاف احتساب ہوگا۔ اور ہم نے انکشاف کیا ہے کہ فلاں کو پکڑا جائے۔ لیکن آج تک

[Mr. Salim Saifullah Khan]

ہم نے دیکھا ہے کہ اب تک کیا ہوا ہے۔ میں حکومتی بنچوں سے پوچھتا ہوں کہ ان سات آٹھ مہینوں کے دوران آپ نے اس کی اتنی trumpeting کی ہے کہ جی ہم نے ایک جہاد شروع کیا ہے اگر کس کو آج تک پکڑا ہے؟ آپ ضرور ان کو سامنے لائیں آپ قانون بنائیں ان کو پھانسی دیں آپ قانون بنائیں کہ جو منشیات میں ملوث ہوگا اس کو برسرعام پھانسی دی جائے گی۔ لیکن یہ اخباروں کی زینت بنا رکھنا کہ جو منسٹر کے کچھ بڑے لوگ ہیں جو منشیات میں ملوث ہیں۔ فلاں جگہ کے جو خاندان ہیں انہوں نے قرضے لیے ہیں اس قسم کی petty politics سے خدارا آپ گریز کیجئے۔ اس ملک میں کافی polarization پہلے سے موجود ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ اس polarization کو کم کریں جو حقیقت ہے اسکو سامنے لائیں۔ بجائے اس کے کہ یہ ہمارے زرداری صاحب جو ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے کتنے قرضے لیئے ہیں؟ شوگر مل کے قرضے آجکل پندرہ دن میں منظور ہو رہے ہیں کروڑوں روپے، تو میں یہ بیان کرنا شروع ہو جاؤں۔ لیکن میں ایسے نہیں کروں گا۔ two wrongs don't make a right. کہ میں اب ان کے متعلق شروع ہو جاؤں۔ لیکن کیا وہ قرضے نہیں لے رہے کیا آپ کے Treasury Benches کے ایسے ایم۔ این۔ اے نہیں ہیں جنہوں نے قرضے لیئے ہیں۔ کارخانے چلائے ہیں اور اس میں کیا ایسی بڑی بات ہے کونسا جرم ہے آپ ان کے نام کیوں نہیں دے رہے۔ جو لوگ آپکی مخالفت کر رہے ہیں۔ آپ ان کے خلاف ایک مہم چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج اخباروں میں Editorials آ رہے ہیں۔ آج ہمارے علاقے میں لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ جی پتہ نہیں جناب سلیم سیف اللہ نے 27 کروڑ روپے کھا لئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی صفائی کے لئے بھی یہ ضروری ہے جناب والا! کہ آپ اس پریویلیج موشن کو ایڈمٹ کریں تاکہ اس کی تحقیق ہو کہ میں کتنا پیسہ حکومت کا کھا چکا ہوں۔ اسکے علاوہ میں حکومت کو یہ بھی چیلنج کرتا ہوں کہ میں چار سال صوبائی وزیر رہا ہوں اور دو سال وفاقی وزیر بھی رہا ہوں یہ بھی ذرا انکوائری کیجئے کہ جو چھ سال میں نے کام کیا ہے اس کے لئے میں تیار ہوں۔ آپ میرا احتساب کیجئے۔ لیکن خدارا آپ اس طرح نہ کیجئے۔ ہر ایک کو اپنی عزت پیاری ہوتی ہے اگر آپ کو اپنی عزت پیاری ہے تو ہمیں بھی اپنی عزت پیاری ہے۔

جناب چیئرمین! یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ زرداری صاحب چونکہ ایم این اے ہیں ان کے خلاف پریویلیج موشن ایڈمٹ نہیں ہو سکتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہو سکتی ہے۔ اگر پاکستان کے صدر کے

خلاف ایک پریولیج موشن ایڈمٹ ہو سکتی ہے تو ایک ممبر قومی اسمبلی جو ایسے فضول الزام لگا رہا ہے اس کے خلاف بھی یہ پریولیج موشن ایڈمٹ ہونی چاہیئے۔ اور اسے Privileges Committee کے اوپر چھوڑ دیں کہ آیا وہ قومی اسمبلی کے Privileges Committee کو بھیجتی ہے یا اس پر کوئی اور کاروائی کرتی ہے؟ چیئرمین صاحب! میں اتنی گزارش کروں گا کہ آپ اس وقت یقیناً احتساب کیجئے۔ ہم آپ کو اس سے منع نہیں کرتے۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو بھی چاہیئے کہ وہ احتساب کرے۔ آج کرپشن کو دیکھیں کس حد تک پہنچ چکی ہے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے آج تک کونسی ایسی investigations کی ہیں جس سے کرپشن میں کوئی کمی آئی ہو۔ آپ جا کر بازار میں لوگوں سے پوچھیں کہ آپ کے متعلق انکے کیا خیالات ہیں اس لئے مہربانی کرکے ایسی فضول قسم کی باتوں سے اجتناب کیجئے۔ اور جو اصل اور real issues ہیں ان کی طرف توجہ دیجئیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت وقت نے ایک نیا انداز اختیار کیا ہے کبھی وہ سینیٹ پر حملہ کر دیتے ہیں تاکہ عوام کے جو مسائل ہیں جو issues ہیں ان سے attention divert ہو۔ کبھی 8th amendment پر آ جاتے ہیں کبھی آپ قرضوں پر آ جاتے ہیں میں سمجھتا ہوں

This is just to side-track the real issues that today this country is facing.

میں صرف آخر میں یہی کہوں گا خاص کر جناب زرداری صاحب سے کہ

'Those who live in glass houses should not throw stones at others.'

So, with these words I beseech you Mr. Chairman, as the custodian of our rights of our privileges that this privilege motion may kindly be admitted and sent to the Privileges Committee. Thank you, Sir.

جناب چیئرمین: جی پروفیسر صاحب آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

پروفیسر خورشید احمد: جی میں اس پر ذرا عرض کرنا چاہتا ہوں

Mr. Chairman: I don't think I can allow you at this time. The Rules don't permit it. After the Minister has spoken, if I need to have some clarification, I will ask you.

پروفیسر خورشید احمد: ایڈمسبلٹی پر ہی بات کرنا چاہتا ہوں بہر حال اسکے لئے میری عرض ہے آپ وزیر صاحب کو پہلے سن لیں۔

Mr. Chairman: Under the Rules the mover has a right. It is my judgement and if I need the assistance of any other Member I will call upon him.

—

(Interruptions)

After hearing the Minister if there are any legal issues which arise and I need the assistance of the House I will call for it but at the moment I don't think I can permit you. Yes Dr. Sher Afgan Sahib.

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: جناب چیئرمین! میرے خیال میں جہاں تک احتسابی عمل ہے یہ ہمیں پہلے دن سے ہی دین اسلام نے عطا فرمایا ہے اور خلیفہ وقت کے سامنے کھڑے ہو کر ایک بدو یہ پوچھنا پسند کرتا ہے کہ آپ نے یہ لمبا کُرتا کیوں پہنا ہے اور اُسے جواب دینا پڑا۔ بنیادی بات یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اس قسم کی bungling میں قوم کے ساتھ مذاق میں ملوث نہیں ہے تو انکو احساس کیوں ہونا چاہیئے اُن کو یہ چیز محسوس کیوں کرنی چاہیئے بلکہ اسے تو خیر مقدم کرنا چاہیئے قوم کے مفاد میں کہ جن لوگوں نے گزشتہ سالوں میں جس شکل میں اس قوم کو لوٹا ہے۔ چاہے وہ کسی طرف بھی ہوں انکی نشاندھی ہونی چاہیئے یہ تو ویسے بات بنتی ہے کہ میں اگر کہوں معذرت کے ساتھ کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ تو اب بات یہ ہے کہ بات تو اسکو محسوس کرنی چاہیئے جس نے کچھ کیا ہے وہ چھپانا چاہتا ہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ زرداری صاحب نے اگر یہ باتیں کی ہیں اور میرے خیال میں اس نے حقائق پر کی ہیں۔ اگر حقائق پر نہیں کی ہیں اُن کے خلاف یہ حقائق لائیں کہ یہ بات انہوں نے غلط کی ہے اور اُنکے خلاف اُلٹا کریں۔۔

جناب چیئرمین: انکا کہنا یہی ہے ناں تو پھر آپ بھی agree کرتے ہیں کہ۔۔۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: بلکہ میں کہتا ہوں کہ انہوں نے خود مانا ہے کہ

Two wrongs can't become one right.

جناب چیئرمین: نہیں انکا یہ کہنا ہے کہ اس کو investigate کرنے کے لئے کہ کتنے قرضے میں نے لئے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! آپ مجھے سنیں گے تو یہ بات convert نہیں ہوگی۔ بنیادی طور پر یہ بات انہوں نے خود تسلیم کر لی ہے کہ چونکہ وہ بات wrong تھی میں یہ دوسری wrong نہیں کر سکتا۔

Wo wrongs can't become one right.

Mr. Chairman: No, please don't mis-quote. What he has said was that he did a wrong thing by making allegations against

a Member and he does not want to do the some thing by making allegations against him. So, don't go off the track.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Two wrongs can't make the third one right, he was quoting it.

Mr. Chairman: No, Dr. Sahib the main question is,

پہلی چیز تو یہ ہے کہ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بریچ آف پریولیج بنتا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جی بالکل نہیں بنتا یہ ایک احتسابی عمل ہے اور ہمارے دین کا یہ بنیادی ستون ہے اسی پر مارشل لاء لمبا ہوا کہ احتساب ہوگا ، اور جو لوگوں نے قوم کو لوٹا ہے زیادتی کی ہے اُن کا حساب لیا جائے گا۔ اب بات یہ کی جاتی ہے کہ یہ حکومت سات ماہ سے آئی ہوئی ہے اس نے کوئی مثبت قدم نہیں اٹھایا اگر یہ مثبت قدم اٹھاتی ہے تو یہ تحریک استحقاق لے آتے ہیں، چاہے وہ قومی اسمبلی ہو۔ یا سینیٹ ہو اور جو جرم کرتا ہے وہ ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں بھاگ جاتا ہے اور وہ وہاں کی پولیس اور وہاں کے وزیر اعلیٰ کے ساتھ رہتا ہے اب کیا کیا جائے۔ اب ان کے خلاف تحریک ہوتا ہے تو یہاں واویلا ہو جاتا ہے کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے

جناب چیئرمین: نماز مغرب کے بعد ہم اسے لیں گے we will meet again at

7.45 P.M.

The House adjourned for Maghrab prayers)

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman Mr. (Wasim Sajjad) in the Chair]

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب، آپ پریولیج موشن پر کچھ فرما رہے تھے ، اس میں جو بنیادی چیزیں تھیں ، ان کی میں ذرا نشاندھی کر دوں۔

ان کا موقف یہ ہے کہ یہ allegations جو ہیں یہ غلط ہیں ، زرداری صاحب اور آپ کا یہ کہنا ہے کہ یہ ٹھیک ہیں ، وہ کہہ رہے ہیں کہ میں چونکہ ان کو غلط کہہ رہا ہوں اس لئے اس کی investigation کرا لیجئے۔ مسئلہ تو اس طرح بن گیا ہے اس لیے آپ admissibility پر بات کریں کہ ان حالات میں یہ admissible ہے یا نہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں جناب قبل اس کے کہ اس کے متعلق کچھ عرض کروں تھوڑے سے حوالے دوں گا۔ اس سے پہلے بھی ایک بات ہو چکی ہے اور یہ بڑی تاریخی بات ہے ۲۹/ مئی کا واقعہ ہماری قومی تاریخ میں ایک اہم واقعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک قومی اسمبلی اور چار صوبائی

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

—

اسمبلیاں توڑ دی گئیں۔ الزامات یہی تھے کہ تمام ممبر صاحبان جو تھے وہ دیانت دار نہیں تھے، دین کی طرف شغف نہیں رکھتے تھے، انہوں نے پلاٹ حاصل کئے تھے، قوم کو انہوں نے بیچا، اس وقت اس معزز ایوان میں ہمارے اراکین موجود تھے، یہ ایوان زندہ تھا، اور یہ انشاءاللہ زندہ رہے گا، لیکن اس وقت ہمارے کسی رکن کا استحقاق مجروح نہیں ہوا تھا یہ بھی بہت بڑی بات رونما ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین: اس وقت ایک چیز یہ تھی کہ جو اس وقت کی صدر صاحب کی تقریر تھی وہ غالباً "نیشنل اسمبلی کے بارے میں تھی"، اور اس پر یہاں احتجاج ہوا تھا۔ لیکن وہ نیشنل اسمبلی کے ممبروں کے بارے میں تھی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: لیکن یہاں کسی ممبر کا استحقاق نہیں ٹوٹا تھا۔

جناب چیئرمین: سینیٹ کے بارے میں صدر صاحب کا کوئی بیان نہیں تھا لیکن نیشنل اسمبلی توڑنے پر بھی اس ہاؤس میں اعتراض کیا گیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: عرض یہ ہے۔۔۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: آپ بے شک ریکارڈ دیکھ لیں۔ Just to set the record straight. میں نے اس پر privilege motion move کی تھی اور اسی بنیاد پر کی تھی کہ گو یہ باتیں نیشنل اسمبلی کے بارے میں کی گئی ہیں، لیکن یہ پارلیمنٹ کی contempt ہے۔ اور ہم نے اس پر ڈسکس کیا تھا، ایسا نہیں ہے کہ یہاں کچھ نہیں ہوا تھا۔

Mr. Chairman: So, I stand corrected.

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین۔۔۔

جناب چیئرمین: جی طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: میں اس میں صرف اتنا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی پارلیمنٹ کی تاریخ میں سب سے زیادہ لمبی بحث اس معاملے پر ہوئی تھی اس لئے یہ بات درست نہیں ہے کہ اس وقت اس سلسلے میں provileve motion move نہیں ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین : میں اس کے متعلق ریکارڈ دیکھ لوں گا۔ سوال اس وقت یہ ہے کہ موشن admissible بنتی ہے یا نہیں ان حالات میں جب کہ ایک ممبر سینیٹ کہہ رہا ہے کہ یہ غلط ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : میں مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کا ذکر کیا ہے، لیکن اتنے بڑے اقدام سے بھی آخر کار استحقاق مجروح نہیں ہوا تھا اسی لئے وہ تحریک admit نہیں ہوئی تھی۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں آپ کی توجہ دو حوالہ جات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بنیادی طور پر یہ admissible ہے ہی نہیں، وہ ایسے کہ پہلی quotation ہے کہ Practice and Procedure of Indian Parliament to by S.S.More. اس کتاب کا صفحہ ہے ۱۷۱

جناب محمد طارق چوہدری : یہ پاکستان کا حوالہ دیں۔

No point of order. On a point of order you can't interrupt a speaker, let him now complete.

جناب چیئرمین : پہلے انہیں اپنی بات مکمل کر لینے دیجئے۔ اگر مجھے کوئی ضرورت ہوگئی تو میں آپ سے پوچھ لوں گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : اس میں یہ ہے۔

"expression of personal opinion, not government policy, regarding 2nd Five Year Plan before the All India Congress Committee was held to be no breach of privilege of the House. Similarly.......

جناب چیئرمین : اس کا صفحہ نمبر کیا ہے جی۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: This is 171 S.S. More. It is in this that he, in his personal capacity, has given the statement and all that he has done in his personal capacity not as a government. Thereby I can clearly say.

Mr. Chairman: Probably he has given this statement as a Chairman of the Public Accounts Committee.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: No Sir, as Hakim Ali Zardari he gave all his statements knowing that.......

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Point of order.

Mr. Chairman: Let him complete.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, my submission is.....

Mr. Chairman: How did he get this information in his personal capacity.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: He got it but he stated it categorically in his personal capacity, not as the government.

جناب چیئرمین : نہیں دیکھیں ناں سلیم سیف اللہ خان فرما رہے ہیں کہ بنکنگ آرڈیننس کے تحت یہ انفارمیشن جو ہوتی ہے یہ secret information ہوتی ہے غالباً it is Section 12 of the Banking Companies Ordinance اب وہ انفارمیشن بنکنگ والے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے دی ہیں فنانس منسٹری کو، فنانس منسٹری نے غالباً اُن کو as Chairman Public Accounts Committee دی ہونگی ۔ یعنی فلاں آدمی نے قرضے لئے ہیں فلاں ادارے نے لئے ہیں تو personal capacity میں تو یہ کسی کو اطلاع نہیں ملتی ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب والا ! اگر اس نے کوئی breach of law کیا ہے ۔ Then the proper forums are the courts. This is not the proper forum.

اس میں آسان سی بات ہے دوسری بات یہ ہے یہاں کسی قسم کی parliamentary duties assigned to the honourable Members are not hindered at all by giving categorical statements which I say and through my belief as well as the individual, they were correct.

جناب چیئرمین : جی وہی تو میں کہہ رہا ہوں آپ کہہ رہے ہیں correct ہے وہ کہہ رہے ہیں correct نہیں ہے پھر اس میں How do you resolve this issue ?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: That shall be resolved by the courts. They should go to the courts because this is a protected place. When I say it under Article 66 I have got the right and under Article 69, I am protected from any proceeding at any forum.

تو اب بات یہ ہے جناب چیئرمین ! وہ عدالت میں جائیں اگر اُس نے بیان دیا ہے تو عدالت فیصلہ کرے گی کہ کون درست ہے کون درست نہیں ہے اور بنیادی طور پر یہ کسی آنریبل سینیٹر کی

parliamentary duties کی performance میں کسی قسم کی hinderance یا رکاوٹ نہیں ہے
اس کا بھی ایک basic فلسفہ یہ ہے اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں آپ تمام امور سے learned
ہیں مجھ سے بہتر واقف کار ہیں، اس طریقہ سے کہ Everybody before law is equal
outside. یہ statutory right دیا گیا ہے اس کے بارے میں اگر قرضہ لیا ہے یہ بات کرنا اسکی
breach of privilege نہیں، hinderance in the performance of
parliamentary duties میں نہیں ہے یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے دستور میں اگر کوئی provision
ایسی دی ہوئی ہے I have got a loan and I have stated outside by anybody
else کہ ڈاکٹر شیر افگن نے اپنا قرضہ لیا ہوا ہے اور وہ قرضہ بتلا دیا ہے اور اتنے سالوں سے لیا ہوا ہے

جناب چیئرمین: supposing آپ نے قرضہ لیا ہے دس ہزار، اور کوئی شخص کہتا ہے۔
انہوں نے دس ہزار نہیں لیا دس لاکھ لیا ہے اور آپ نے صحیح طریقے سے نہیں لیا غلط طریقے سے لیا ہے تو پھر کیا ہوگا

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Court of law is available and then we can go to the court.

جناب چیئرمین: تو آپ کا موقف یہ ہے۔

This matter should be taken before a court of law.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اب دوسرا یہ ہے کہ اگر کسی قسم کا سٹیٹمنٹ دے دیا جائے کہ جناب فلاں گروپ نے یا فلاں نے یہ دھاندلی کی یہ مال اڑایا یہ کیا وہ کیا۔ اب یہ پیراگراف ہے

Second, this is 224, M.N. Kaul, on a similar consideration defamatory words against a particular section of the House or against a particular party in the House are not treated as constituting a contempt of the House, since the whole House is not affected.

اس میں بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ اگر چند افراد کے بارے میں جو منسلک ہوں کسی سیاسی پارٹی سے
یا وابستگی رکھتے ہوں کسی شکل میں، چاہے وہ اپوزیشن میں ہوں یا رولنگ پارٹی کہلاتے ہوں اگر ایک
portion کو یہ hit کرے کسی قسم کا یہ سوال، یا اس قسم کا کوئی سٹیٹمنٹ تو اس سے
privilege of the House breach of نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! اسی صفحے پہ 224 دیکھ لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: نہیں جناب مجھے یہ پیراگراف ختم کرنے دیں

Thus, in a case in Lok Sabha, where one political leader was reported in a newspaper to have said in a public speech.....

خونزادہ بہرہ ور سعید: پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

ڈاکٹر صاحب کیوں اتنے مشتاق ہیں لوک سبھا کے اور راجیہ کے......

(قطع کلامی)

let him finish his submissions جناب چیئرمین: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں

جناب ڈاکٹر صاحب۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: ...... that the representatives of a political party in the legislatures were "people whom any first class Magistrate would round up" and were "men without any appreciable means of livelihood," Speaker Ayyangar disallowed the question of privilege.

جہاں تک بات یہ ہے کہ اگر اس قسم کی یہ بات ہو رہی ہے کہ اگر کوئی بیان دے دے

اسکی حقانیت کا یہاں تذکرہ نہیں ہے درست یا غلط، بلکہ بات یہ ہے کہ اس قسم کا

section of persons are represented even that stated, it does not tantamount to breach of privilege of the members or the House.

libel اس میں گزارش یہ ہے جہاں تک نیچے اسکا concept ہے وہاں پر یہ ہے کہ ایک

breaches جو اس کی پارلیمانی ڈیوٹی میں رکاوٹ بنتا ہوں۔ باقاعدہ طور پر جو بنتی ہیں ان کو

categorically دکھلایا گیا ہے۔ یہاں سے اگر ملاحظہ فرمائیں۔

reflections on the House means in toto are reflections on the character and in impartiality of the Speaker in the discharge of his duty, the honourable Chair, reflection on members in the execution of their duties means parliamentary duties if they are hindered, ridiculed or something said against. This is not the thing that anybody who has taken loan, if it is told that he has taken it wrongfully or rightfully, it does not mean that that was his parliamentary duty or he had a statuttory right to get it under that law and that he is protected therefore.

Decisions of the Chair, the اس میں تیسری بات یہ ہے میں آپ کے

Senate of Pakistan, from 1985 to 1987, Page 273 and 116

– privilege motion کے بارے میں، یہ دو تین لائنیں ہیں میں وہ بھی پڑھ دیتا ہوں

reflection upon members otherwise done in their capacity as member don't involve a breach of any privilege or contempt of the House.

جناب چیئرمین: کہاں سے پڑھ رہے ہیں آپ؟

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It is on 273 page, in the 15th line.

"Reflections upon members otherwise done in their capacity as member do not involve a breach of any privilege or contempt of the House.

عرض یہ ہے کہ اس قسم کی بات میں میں نہیں جانا چاہتا کہ اگر وہ قومی اسمبلی کے ممبر ہیں یہ پہلو پریلج موشن یہاں سے آپ ریفر کر سکتے تھے۔ اس ہاؤس کی طرف عموماً یہ routine ہے۔ یہ ہمارا ایک قسم کا ہائی کورٹ ہے۔ لیکن اس میں نہیں جاتا بلکہ میں یہ جناب چیئرمین گزارش کروں گا۔ بنیادی طور پر یہ احتسابی عمل دین اسلام نے بھی ہمیں دیا ہے۔ ہم میں قوت برداشت ہونی چاہئے۔ یہی جمہوریت کی روح ہے۔ اور اگر کوئی شخص تذبذب میں پڑتا ہے۔ تو اس میں اگر وہ اپنے آپ کو بیچ کر دکھائے۔ اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر attack ہوا ہے۔ تو ہمارے پاس تیسرا، بلکہ میں یہ کہوں گا تیسرا بڑا ادارہ عدالتیں ہیں۔ اور جوڈیشری ہے جس سے ہم interpretation لے سکتے ہیں جس سے rescue لے سکتے ہیں اور جس طریقہ کار سے ہم ازالہ کرا سکتے ہیں اس کی طرف بڑھنا چاہیئے۔ ان حقائق اور حالات کے تحت ایسا کوئی رول نہیں ہے۔ ۹۲، ۶۲، ۱۳، کے تحت یہ hit ہوتا ہے۔

کیونکہ یہاں پر سینیٹ intervene کس شکل میں کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں اس کی کوئی مداخلت کی ضرورت نہیں۔

جناب چیئرمین: اگر سوال یہ ہو کہ بھئی دیکھیں، آپ نے قرضہ لیا اور غلط لیا کیونکہ آپ ممبر تھے پارلیمنٹ کے اور اس لیے آپ کو مل گیا۔ آپ نے اتنا استحصال کیا یا معاف کرایا تو پھر وہ استحقاق بنے گا کہ نہیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: کیسے بنے گا جی؟ وہ duty performance کون سی اس میں شامل تھی اس کے ساتھ

جناب چیئرمین : استحقاق کا جو اصول ہے کہ

He should be hindered in the performance of his duties as a member of parliament. If the faith in the member of parliament, which is reposed in him by the people, is shaken, don't you think it is an interference in his duties ?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: This is not shaken at all.

جناب چیئرمین : نہیں نہیں وہ علیحدہ بات ہے۔ میں اصول کی بات کر رہا ہوں کہ

if the faith of the people in the member of parliament is shaken allegedly by a statement which the member questions.

یعنی ممبر کہتا ہے کہ یہ غلط ہے Maker of the statement says کہ ٹھیک ہے تو ان حالات میں جبکہ question ایسا ہے کہ ایک شخص کہتا ہے ٹھیک ہے دوسرا کہتا ہے غلط ہے تو پھر کون اس کو resolve کرے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب مثال کے طور پر ایک شخص قتل کر دیتا ہے اور وہ پارلیمنٹ کا رکن ہے۔ وہ سینیٹر ہے۔ وہ نیشنل اسمبلی کا ممبر ہے۔

A Court is to decide.

جناب چیئرمین : Supposing ایک آدمی قتل کر دیتا ہے وہ saying کہ تم ممبر ہو اور میں تمہیں کام نہیں کرنے دوں گا

and therefore, I am going to cause you harm, will that not lead to a breach of privilege ?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب اس کے لیے میں نے مثالیں دی ہیں اور جہاں تک قانون

A member is coming to this honourable House and he is stopped on the way, his job is hindered, he is interrupted, it tantamounts to a breach of privilege.

کی نگاہ میں اس کی صورت ہے۔ تا وقتیکہ اس کی Parliamentary duties میں مداخلت نہ ہو یہ breach of privilege نہیں Common Law کا جناب یہ صفحہ ہے ۸۷ ایم M.N. Kaul کا حوالہ ہے۔

"The fundamental principle is that all citizens including members of parliament have to be treated equally in the eye of the law unless so specified in the Constitution or in any law".

Mr. Chairman: There is no dispute on that. The dispute is that if an allegation is made which the member says that it is false and the credibility of the member is shaken in the eyes of the people, does that not interfere in the performance of his parliamentary duties? That is the question.

یہ سوال ہے اس کا اگر آپ جواب دے دیں ...

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی: اس کا بھی جواب جناب ہے صفحہ ۲۷۰ پر:

جناب چیئرمین: کون سی کتاب ہے یہ؟

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Decisions of the Chair, Senate of Pakistan, 1985-87.

یہ صفحہ ۲۷۰ کے پہلے پیراگراف کے آخر میں۔ ایک جنگ فورم ہوا تھا۔ Mini-Assembly کال ہوئی تھی۔ اور اس کے بارے میں بہت سے سوالات ہوئے تھے۔ یہاں تحریک استحقاق کی شکل میں ایک معاملہ لایا گیا ہے اس صفحہ ۲۷۰ کے پہلے پیراگراف کی آخری تین سطریں، آپ پڑھیں۔

"The proposed meeting of the Mini-Assembly by 'Jang Forum' has not, in any way affected the functioning of the Senate or any of its member".

اب بنیادی طور پر جناب چیئرمین! آپ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا اس طریقہ کار سے کہ حاکم علی زرداری نے جو بیانات دیئے ہیں۔ ان کی پارلیمنٹری ڈیوٹیز ادا کرنے میں فرق پڑا یا ان کی صورت حال کیا ہوئی تو کامن لاء کے تحت کوئی ممبر تاوقتیکہ دستور یا قانون کے تحت اسے ایک خاص رعایت نہ دی گئی ہو، اسی طرح سے شہری ہے جس طرح کہ دوسرے ہیں۔ اب اس کی ڈیوٹیز کیا ہیں وہ بھی ہمارے سامنے ہیں یہ اگر سینیٹ میں تشریف لا رہے ہیں۔ سینیٹ کی کمیٹی میں کام کر رہے ہیں۔ as a member یہاں function کر رہے ہیں

He is hindered, he is troubled, he is manhandled, he is insulted then it causes a breach of privilege of the member and this is correct. When he is out, he is not performing his duties, the session

is not there and he is not doing anything concerning with the House, concerning with any committee, concerning with his parliamentary duties, then he is out and is doing something else. If anything happens to him there he cannot claim that his privilege has been breached because it has not been given in the Constitution, it has not given by the law, by any statute, by any convention, by any tradition. They are specific. Therefore, this Mr. Hakim Ali Zardari's statement in which he has categorically allegated certain of the persons who got the loans, who got bungling with this country, who got so many things done, it does not hinder the parliamentary duties of any members whom he has assigned. They have got the proper forum to go to the court and they should seek the remedy under the law.

(Interruptions)

Mr. Chairman: The matter, actually in my mind, is that there is also a similar motion by Gen. Saeed Qadir.

Mr. Salim Saifullah Khan: I will just take two minutes, if you would permit me.

Mr. Chairman: Please have a seat. I will give you the opportuniy. I would like to get some assitance of the honourable Members on this question bu should I first allow Gen. Saeed Qadir also o raise his pivilege hen I can hear the members' view poin on this question in toto ?

Mr. Chairman: I have a point of order, Sir.

جناب چیئرمین: جی جناب محمد علی خاں صاحب۔

جناب محمد علی خاں: جناب تقریر کے دوران وزیر صاحب نے فضل حق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مجرم کو دوسرے صوبے میں پناہ دی گئی ہے جناب والا! مجرم اور ملزم میں نمایاں فرق ہے۔ ملزم وہ ہوتا ہے جو کسی کیس میں accused ہوتا ہے اس پر الزام لگایا گیا ہو اور مجرم وہ ہے جس کی باقاعدہ conviction ہوئی ہو لہذا انھوں نے ایک defamatory لفظ ایک سابق سینیٹر اور موجودہ ایم این اے کے خلاف استعمال کیا ہے۔

Mr. Chairman: I don't think he has said any such thing.

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, he has said *Mujrim*

جناب چیرمین : ڈاکٹر صاحب آپ نے کہا ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : 'Persons' (مداخلت)

مجرم وہ ہوتا ہے جو سزا یافتہ ہو مجھے اتنا تو پتہ ہے

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, he has used the word *Mujrim*

جناب چیرمین : نہیں وہ خود کہہ رہے ہیں کہ میں نے کہا ہی نہیں۔ کہتے ہیں میں نے ملزم لفظ ہی استعمال کیا ہے

جناب محمد علی خان : مجرم لفظ استعمال کیا ہے اب اسے اگر withdraw کر رہے ہیں۔

جناب چیرمین : اگر مجرم کہا ہے تو اس کی تصحیح کر دی جائے۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Thank you very much

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب والا! جو مجرم ہو چکے ہیں اس کو مجرم کہوں گا جو ملزم ہے اسے ملزم کہوں گا۔

جناب چیرمین : جناب چیرمین ٹھیک ہے۔ سمجھ آگئی۔ تو آپ مجرم اور ملزم کا فرق سمجھتے ہیں۔ اگر مجرم کا لفظ استعمال کیا ہے تو اس کی تصحیح کر کے ملزم کر دیا جائے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : اگر وہ مجرم ہے تو ملزم کر دیں۔

جناب چیرمین : اچھا جی۔ تو جنرل صاحب آپ بھی اپنی تحریک پڑھ دیجئے۔

Re: ALLEGED MISAPPROPRIATION OF GOVERNMENT FUNDS BY A SENATOR

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Thank you, Mr. Chairman. I beg to move that breach of my privilege has been committed by Mr. Hakim Ali Zardari, MNA, by levelling false and malicious charges of diverting government funds to my personal account at his Press Conference and reported it in the press nationally and internationally on 2nd and 3rd of July, 1989.

Mr. Chairman: Is it being opposed ?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Opposed.

Mr. Chairman: A brief statement on this, please.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Mr. Chairman, it is with deep regret and a matter of great shame for me to stand here and criticise the Chairman of the Public Accounts Committee.

First of all, I must point out that the Minister, who was giving his arguments with regard to the privilege motion moved earlier by my colleague Senator Mr. Salim Saifullah Khan, said that the accusations that have been levelled, have been done so in the personal capacity of Mr. Hakim Ali Zardari. This is totally wrong because the press conference was called by the Chairman, Public Accounts Committee. App, the press, the entire press reports prefixed the word that the Chairman of the Public Accounts Committee Mr. Hakim Ali Zardari had called this press conference in which he gave all the details. At no stage was it ever stated that a person, in the personal capacity, could get this sort of information that was given out to the nation at that time. So, I would like to recommend to the Minister to kindly have a look at the press statements that have been issued out and then see for himself whether these were given in his personal capacity or as a Chairman, Public Accounts Committee ?

The second point is that is vital for us to raise the issue here because whatever he raised was in his capacity as Chairman, Public Accounts Committee and the Chairman, Public Accounts Committee is a privileged person. His statements cannot be challenged in the courts of law otherwise he would have already gone with the .libel suits to the courts of law.

Mr. Chairman: Why not ? If he makes a statement outside the Parliament what is the legal impediment in the way of a suit against the Chairman of the Public Accounts Committee ?

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Mr. Chairman, although I am not a legal man but my information is as indicated above.

Mr. Chairman: I think we will examine this issue because I do not think there is any legal bar if the Chairman makes a statement outside the House. If he makes a statement inside the House that is a different things.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: I think Mr. Chairman, there is a legal bar which you may look into.

Mr. Chairman: I will look into it.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Let me give my arguments on this issue.

The third point, a very vital point, is that the Chairman of the Public Accounts Committee has divulged information

before it has been placed on the table either in the National Assembly or in the Senate. He is sworn to secrecy. He cannot divulge any thing to the press or anybody else till it becomes the property of the House. I think this by itself is a serious breach of privilege by such a responsible person as the Chairman of the Public Accounts Committee - that every thing has been divulged to the nation before it has become the property of the House. In the normal course of business if these things were to be declared they should have been made the property of the House and thereafter you can give whatever statements you like to give.

As far as my privilege motion is concerned the allegation is that large military lands have been sold and large sums have been deposited in my personal ledger account. I said earlier in the prefix to my statement that I hang my head in shame where I find that the Chairman of the Public Accounts Committee, and this government should be ashamed of itself, where they do not know the difference between a Quarter Master General's personal ledger account and a personal account of an individual. The Auditor-General was available there to tell him whether there is any possibility of anybody doing a ridiculous thing such as that suggested in the statement.

Now, you would say how come that it has become my breach and why should I bring it in the Senate. Assume Mr. Chairman, that as a Lt. General I would have retired in 1984-85 and not fought elections of the Senate, who would have known who is Saeed Qadir. Would anybody be bothered in this country? It is only my position as a Senator that today I stand here and I am known in this country and to this nation. And it is only to malign the position of a Senator and that of an opposition member that all this has been given out. Had I not been a Senator there would be no problem about this particular thing and I would not be bothered either because you can go and make any statement you like. Now, how is my privilege breached? I cannot face my constituents where the literacy rate is only 25% in this country. If the Chairman of a Public Accounts Committee does not know the difference between a Quarter Master General's personal ledger account and a personal account, how many people in this nation would I go to and explain to them that whatever is being told to you is a pat of lies. Do you think the constituents will believe this from me that the government money has not been deposited in my personal account? It is a direct breach of privilege of a Senator who cannot perform his functions. I cannot go and face my constituents.

Therefore, I request you that this matter be placed before the Privileges Committee and that the matter be investigated there. It appears that we think that this is a Bannana Republic in Pakistan - that like any other countries in the world where irresponsible things are done, that here a Quarter Master General who served for 40 years puts all the money in his personal pocket. There is a limit to what one can be ridiculed. I have served this nation loyally for my life time and I think I would be treading the boundaries of immodesty when I say there is no second person is Pakistan who has done more loyal and honest service than me in this country and I can start, if you give me the time, from the time I have joined my career till the day I finished. I stand here today before this nation, accountable to the nation in any way they like and nobody is going to find one paisa of dishonesty. I am proud of this fact that one paisa of dishonesty cannot be pointed towards me. I will tell you that I have dealt with thousands of crores - not a matter of one or two or fifty crores or hundred crores, thousands of crores and I will also place before this House and this nation that thousands of crores I have saved for this nation. This will be accounted for in rupees and paisas by each date and time.

Those of you who know are aware that when I created NLC, this nation was losing millions of dollars by the day and I had total opportunity to take as much money as I wanted to at that time. I had more powers in NLC than I ever had in any other appointment - even as a Minister or a Quarter Master General, but you see the record of NLC. It stands as a shining star in the history of this nation where in 42 years a corporation is running profitably in terms of hundreds of crores of cash money they have. This is a single corporation which is not dependent on government support. I created it, I organized it, I then gave it as a gift to this nation.

Mr. Chairman: Please, on admissibility.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: My argument on admissibility, Mr. Chairman, is very simple and straightforward that it is a breach of privilege of a Senator who cannot face his constituents and that is what your rules say and the book says. The rest of the admissibility provisions which you have got in the book, I think, are very clear.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب سلیم سیف اللہ صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں کیوں کہ

میرا خیال ہے کہ ان کی دلیل تو وہی ہو گی کہ جی یہ استحقاق نہیں بنتا ۔

They should go to a court of law if they have any dispute with the statement.

(Interruptions)

(ڈاکٹر شیر افگن سے مخاطب ہو کر) نہیں آپ کو موقع دوں گا۔

I am just summing up your arguments that as far as General Saeed Qadir's motion is concerned on facts your arguments can be different but on the legal aspects your arguments will be like that.

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی : میں ان کا ووٹر ہوں، ان سینیٹرز کا، میں ۱۹۸۵ میں بھی رہا ہوں

جناب چیئرمین : آپ کیسے ووٹر ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی : Federal territory یس، میں نے ووٹ دیا ہے۔

Mr. Chairman: He is not from he federal area, he is from , Punjab.

یعنی آپ کہ جو ....

(interruptions)

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی : غلام کبیر مجوریا نے ہمارے کہنے پر ووٹ دیا تھا۔

جناب چیئرمین : وہ تو الگ بات ہے۔ حسین بخش بنگلزئی

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب والا! جب سیشن چل رہا ہو تو کبھی بھی یہ روایت نہیں رہی کہ کوئی ممبر خواہ وہ منسٹر ہو، پرائم منسٹر ہو، کسی بھی حیثیت میں ہو جب وہ چیئر سے بات کر رہا ہو تو اس کو کھڑے ہو کر بات کرنی چاہیے، یہ چیئر کا احترام ہے۔ ہمیں ان روایات کو زندہ رکھنا چاہیے۔

جناب چیئرمین : میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں، جناب سلیم سیف اللہ خاں صاحب

جناب سلیم سیف اللہ خاں : جناب چیئرمین! میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ حیرانگی کی بات ہے کہ پہلے بھی جب پیپلز پارٹی کی حکومت تھی تو ایک انجینئر وزیر خزانہ تھا اور ایک کرکٹر ہیلتھ منسٹر تھا۔ اور آج پیپلز پارٹی کی حکومت میں ایک ویٹرنری ڈاکٹر .... وہ وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور رہے، میری ڈاکٹر صاحب سے یہ بھی گزارش ہے۔ ایک تو بار بار انگلش استعمال کرتے ہیں اور allegated

I may be correct. I do not think there is in English a word 'allegated'. I think it is alleged.

تو وہ بھی اگر ڈاکٹر صاحب کریکٹ فرما لیں

جناب چیئرمین: انگریزی کی آپ تصحیح نہ کریں آپ ایڈمیسیبلٹی پر بات کریں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: تیسری بات احتساب کی ہو رہی کہ جی احتساب ہونا چاہیئے اور جناب ڈاکٹر صاحب نے مثالیں بھی پیش کی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ احتساب ضرور ہونا چاہیئے اور ان لوگوں کا بھی ہونا چاہیئے۔ جو خود بکے تھے Ministership کے لیئے اور اپنی پارٹی سے نکال دیئے گئے ہوں، جناب جہاں تک ایڈمیسیبلٹی کا تعلق ہے میرے خیال میں جنرل سعید قادر صاحب نے My colleague has explained the position. This is definitely a breach of privilege. I mean why my name was mentioned in that list. If it is a family business, it could have been any other family member whose name could have been mentioned. I mean it could have been Javed Saifullah who is the Managing Director of some of the mills but my name was particularly mentioned because I am an IJI Senator. It is certainly hindering us in the performance of our duties. What is going to be my image in my area, in my constituency, in my province, if the Chairman of the Public Accounts Committee says that I have taken 27 crores of rupees. So, Sir, I think it does not need very long discussion on this thing. It certainly under the rules is a breach of privilege and I feel that let the Privileges Committee decide whether Mr. Zardari is correct or whether I am correct.

Mr. Chairman: What is your reaction to this argument that this is a matter which can be taken to a court and, therefore, if anybody is aggrieved he can go to a court of law.

Mr. Salim Saifullah Khan: Well Sir, we feel that as custodian of our rights of our privileges we have come to you, to your court and we are seeking your guidance in this thing. This is also a court that we are here.

Mr. Chairman: I have to be governed by rules, practices.

Mr. Salim Saifullah Khan: Well Sir, we have come before you and you are the custodian/guardian of our rights.

Mr. Chairman: There is another thing that I cannot undertake the investigation. Here the question is certain allegations have been made which are being denied by the other side. You are saying one thing the other side is saying one thing. Now, I can't underake an investigation, I can give a ruling as to whether the privilege motion is admissible or not admissible. Then of course it can go to the Privileges Committee. I personally cannot undertake the investigation.

Mr. Salim Saifullah Khan: Sir, I would just like to in the end say that we talk about democracy and about *"Jamhuriat"*, and about eleven years of *"Aamriat"*. We should now say eleven and a half years *Aamriat* not eleven years

کیونکہ چھ مہینے کا اس میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے ۔

but I would submit Sir, that in democracy it is normally an opposition member who happens to be Chairman of the Public Accounts Committee, I mean it is really ironical that we are talking about *"Ahtesab"*, and the father-in-law is going to be the person who is going to fix responsibility on a government headed by her daughter-in-law. Is this *"Ahtesab"*? Is this what we are talking about? At least, it should have been a person other than such a close relative of the Prime Minister. So, let us not talk about democracy and norms and traditions and *Jamhuriat.*

In the end I would just like to add Sir, that the Prime Minister in her first speech said that she and her Cabinet members and other senior members of her party will declare their assets, I may be wrong, I think that is what she said. It is seven months, I hope one of these days we look at Dr. Sher Afgan's assets also. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Thank you.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Point of personal explanation, Sir.

Mr. Chairman: Dr. Sher Afgan on a point of personal expalanation.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: That is very important that I want to let know the honourable Member, I am a medical graduate and I am a doctor for human beings as he thinks about more the animals and always the animals are living in his brain that is why he has pointed out that. Secondly a reference has been given to the Election Commission of Pakistan, if that makes me away from my membership then it is calculated that I was a *"Bhagorha"*, otherwise they have been *"Bhagorhas"*, they have been with the Peoples Party but today they have not got the opportunity.

(Interruptions)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب explanation پرسنل ہوتی ہاں کسی اور پر حملہ نہ کریں ناں ۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: This is personal and they have committed it. I must say it unto them.

(Interruptions)

Mr. Chairman: That explanation was in order and I am glad that you have made that explanation.

We will have to adjourn today, it is already 8.30.

پروفیسر خورشید احمد: ابھی یہ بحث ہو رہی ہے کم از کم اس کو مکمل ہو جانے دیجیئے۔

جناب چیئرمین: آج مشکل ہو گا جی۔

پروفیسر خورشید احمد: آدھ گھنٹہ اور، نو بجے تک کر لیں اس کو اور مکمل کر لیں بحث کو۔

Mr. Chairman: How many people would like to speak on this? I would like to actually hear you on two or three specific issues. I don't want to hear you on the facts, the movers have made them, the Minister has made the statement. I want to hear you on two or three legal points which has been raised by Dr. Sahib and also on the question which I think is important to which reference has been made in one of the judgements which have been quoted that where the alleged breach of privilege is against a Member of the other House then there are certain norms which we follow. So, in the light of that which is actually on page 244 I think, it is of Kaul also. So, I would like to hear the honourable Members on this question - this is from page 243 to 245, separate heading - Complaints against Members or Officers of the other House.

تو اس کو ذرا آپ مہربانی کر کے دیکھ لیں

I think this is an important matter. There are certain traditions in this context 243 سے کر 245، 246 - they deal with allegations of contempt or allegations of breach of privilege against Members of the other House and in the light of what has been stated there, what should be the procedure to be adopted by this House. So, I would like to have the expression of views by some honourable Members on this question, I think it is important. There are certain papers to be laid.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین پرابلم یہ ہے کہ ہماری کئی اہم پرائیویٹ ریزولیوشنز چل رہی ہیں کل ہم نے discuss کرنا ہے زکوٰۃ اور عشر والی تو آج اگر اس کو آپ مکمل کر لیتے۔

جناب چیئرمین: مکمل نہیں ہو گا ناجی کیونکہ ایک تو آصف وردگ صاحب بھی نہیں ہیں یہاں پر

I think these two can be separated from the other.

پروفیسر خورشید احمد: آصف وردگ والا الگ ہے بالکل۔

جناب چیئرمین: وہ الگ ہے بالکل۔

I agree with you. These can be separated from the other

لیکن مکمل غالباً نہیں ہوگی آج میرے خیال میں اس کو کل صبح لے لیں گے

We will try and finish this before we go on to other business.

اس پر زیادہ وقت نہیں لگنا چاہیئے۔

The legal issues have been very clearly in the usual style of Doctor Sahib, very succinctly, very clearly and very precisely put. Briefly I would like your views.

تو اس پر

Facts پر تو زیادہ اب میں بات کی اجازت نہیں دونگا لیکن جو Legal question انہوں نے raise کیے ہیں اس پر

I would like your assistance. Yes please Gen. Saeed Qadir Sahib.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: In the light of what you have stated may I request you Mr. Chairman, whether it be possible for you or the government to find out whether the Chairman of the Public Accounts Committee has committed a breach or not of the responsibilities as Chairman by giving away the information before it is laid on the table of the House.

Mr. Chairman: This is what I would like to hear you on, I mean what are my limits.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: We don't have the charter of the Chairman of the Public Accounts Committee, that should made available to us.

جناب چیئرمین: وہ آپ کو مل جائے گا۔

I am sure this can be provided to you.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: And the practices and norms Sir, well known and established that is why I am saying that it is a direct breach of my privilege.

Mr. Chairman: And you have made a reference to the limitation on the powers of the Chairman Public Accounts Committee that he cannot divulge information which is given to him as Chairman unless he first brings it before the House.

میں اُس

I would like you to quote the relevant rules, I am sure there must be rules on that.

نیشنل اسمبلی کے رولز میں ہوگا یہ آپ ذرا دیکھ لیں ۔

Yes Mr. Aitzaz Ahsan.

Mr. Aitzaz Ahsan: I would suggest rather than going into breaches of privilege in the National Assembly, going into matters which concern the courts, the scope of privilege - as such I would beseech you to define it that what is its scope.

Mr. Chairman: I would like to hear the Members precisely on the question of its scope, what can I do when the breach of privilege is alleged.

جیسے ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ

1. It is a statement made outside the House. 2. According to Dr. Sher Afgan it is in his personal capacity which is being disputed, I also feel that that may not be a correct statement. 3. Dr. Sher Afgan has referred to that ruling which says that if it is a Member of the other House, certain other norms have to be followed. Then No. 4, the legal question that where the allegation is of a nature which requires investigation, one person is saying one thing another person is saying another thing but it does affect the credibility of the Member then what should the House do? These are the questions I would like to hear the honourable Members on and then we shall decide what we have to do. Mr. Salim Saifullah Khan.

Mr. Salim Saifullah Khan: Sir, I would like to apologize to Doctor Sahib, I thought that he was veterinary doctor but he has clarified, I apologize to him

اور میرے خیال میں زبان والوں کا علاج کرنا تو آسان ہے بے زبان کا زیادہ مشکل ہے جی ۔

Mr. Chairman: Any your apology has been accepted.

(Pause)

Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan - Item No. 3 on the agenda.

MOTION UNDER RULE 171

Mr. Chairman: It has been moved by Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan ;

"that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senators Dr. Noor Jehan Panezai, Syed Faseih Iqbal, Mr. Ahmed Mian Soomro and Hussain Bakhsh Bungalzai on the black-out by Pakistan Television of the visit of the Chairman Senate alongwith a delegation of Senators to the *Mazar* of Quaid-e-Azam, be condoned till today."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Next Item No. 4.

REPORT OF THE PRIVILEGES COMMITTEE RE: BLACK OUT OF THE VISIT OF THE CHAIRMAN SENATE BY P.T.V. LAID

Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan: Sir, I present report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senators Dr. Noor Jehan Panezai, Syed Faseih Iqbal, Mr. Ahmed Mian Soomro and Hussain Bakhsh Bungalzai on the black-out by Pakistan Television of the visit of the Chairman, Senate alongwith a delegation of Senators to the *Mazar* of Quaid-e-Azam.

MOTION UNDER RULE 171

Mr. Chairman: The report stands presented. Next Item No. 5.

Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan: Sir, I beg to move that:-

"that sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senator Sartaj Aziz on the Pakistan Peoples Party plan to stage a protest rally in Rawalpindi for the dissolution of othe Senate of Pakistan, be condoned till today."

Mr. Chairman: The motion moved is:

"under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Committee on Rules

of Procedure and Privileges on the Privilege Motion move by Senator Sartaj Aziz on the Pakistan Peoples Party pla to stage a protest rally in Rawalpindi for the dissolutio of the Senate of Pakistan, be condoned till today."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Item No. 6

REPORT OF THE PRIVILEGES COMMITTEE RE: STAGING A RALLY FOR THE DISSOLUTION OF THE SENATE - LAID

Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan: Sir, I present report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senator Sartaj Aziz on the Pakistan Peoples Party plan to stage a protest rally in Rawalpindi for the dissolution of the Senate of Pakistan.

Mr. Chairman: The report stands presented.

ELECTION TO THE STANDING COMMITTEE

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I beg to move that:

"Senator Syed Faseih Iqbal be elected as member to the following two Standing Committees :-

(i) Committee No. 2 - on Defence, Defence Production and Aviation.

(ii) Committee No. 3 - on Commerce, Industries, Production, Communications and Railways."

Mr. Chairman: The motion moved is :-

"Senator Syed Faseih Iqbal be elected as member to the following two Standing Committees:-

(i) Committee No. 2 - on Defence, Defence Production and Aviation.

(ii) Committee No. 3 - on Commerce, Industries, Production, Communications and Railways."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The honourable Senator stands elected. Item No. 8.

ORDINANCES LAID ON THE TABLE OF THE SENATE

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, I beg to lay before the enate the following Ordinances, as required by clause (2) of rticle 89 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan:-

1. The representation of the People (Amendment) Ordinance, 1989 (V of 1989).

2. The Martial Law Regulation No. 57 (Amendment) Ordinance, 1989 (VI of 1989).

3. The Registration of Printing Press and Publications Ordinance, 1989 (VII of 1989).

Mr. Chairman: The three Ordinances stand presented/laid on the Table of the House. So, the House stands adjourned to meet again tomorrow at 10.00 A.M.

[The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Thursday, July 20,1989]